شانِ اویس قرنی 25 احادیث کی روشنی میں

المعدن العدنی
فی
فضل اویس القرنی رضی اللہ عنہ

مصنف

علی بن سلطان محمد القاری

مترجم

محمد حبیب اللہ اویسی

بخدمت جناب عثمان وجاہت
کو ہدیۃً بطور تحفہ پیش ہے
محمد حنیف اللہ اوی



شانِ اویس قرنی 25 احادیث کی روشنی میں

المعدن العدنی

فی

فضل اویس القرنی رضی اللہ عنہ

•••

مصنف

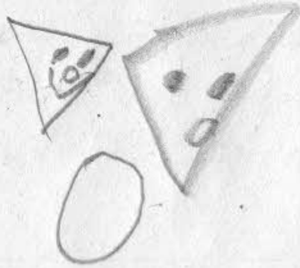
علی بن سلطان محمد القاری

•••

مترجم

محمد حبیب اللہ اُویسی

نام کتاب	:	المعدن العدنی فی فضل اُویس القرنی رضی اللہ عنہ
مصنف	:	علی بن سلطان محمد القاری
ترتیب وتصحیح	:	محمود احمد اُویسی
مترجم	:	محمد حبیب اللہ اُویسی
حروف بندی	:	رئیس نذیر احمد
سال اشاعت	:	۲۰۱۳ء
بار	:	اوّل



فہرست

تعارف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

زیرِ نظر مبارک کتاب "**المعدن العدنی فی فضل اُویس القرنی**" کے نام سے معروف ہے۔ یہ تالیف ملا علی القاری کی اُن مصنفہ کتابوں میں سے ایک ہے جو ہنوز لباسِ طبع سے آراستہ نہیں ہو سکی تھی۔ البتہ بصورت مخطوطہ تاریخی کتب خانوں میں عجوبۂ روزگار ہے۔ میرے پاس اس کتاب کے مخطوطہ کی فوٹو کاپی ایک مولانا صاحب کے ذریعہ سے آئی، نہیں معلوم کہ ان صاحب موصوف کو کہاں سے دستیاب ہوئی۔ مخطوطہ شکستہ خط میں مرقوم تھا۔ اس مخطوطہ پر تحریر کا وقت، تاریخ، کاتب کا نام اور دوسری معلومات درج نہیں ہیں؛ جس کا عکس مطبوعہ میں ناظرین کے پیش نظر کر رہا ہوں۔ میں نے مخطوطہ کو پڑھا اور نقل کر لیا۔ حوالہ جات کی روشنی میں اس کی تحقیق و تصحیح کر لی۔ اس کی صحت سے مطمئن ہو کر اصل متن اور ترجمہ کے ساتھ مطبوعہ نسخہ قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اس کو پڑھ کر قاری کا دل مطمئن ہو تو اپنی صالح دعاؤں سے ممنون فرمائیں۔ اگر کوئی غلطی معلوم ہو تو اسے صحیح کر کے آگاہ کریں تا کہ اگلے ایڈیشن میں اس کو درست کر دیا جائے۔

واقعی یہ کتاب **المعدن العدنی فی فضل اُویس القرنی** ہے اور ملا علی القاری کی تالیف ہے۔ مصنف نے خود کتاب کے دیباچے میں اپنی تالیف اور کتاب کے نام کا ذکر کر دیا ہے۔ نیز مولانا عبدالحئی لکھنوی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب التعلیق المجد علی مؤطا امام محمد کے مقدمہ میں ملا علی القاری کی تصانیف کا ذکر کیا ہے جس میں المعدن العدنی فی فضل اُویس القرنی کو ملا علی القاری کی تصانیف میں شمار کیا ہے۔

مصنف نے اس کتاب میں حضرت خیر التابعین اُویس القرنی ؓ کے فضائل احادیث صحیحہ سے ثابت کئے ہیں۔

فی الجملہ مصنف کتاب نے زیر بحث مباحث کو مثبت انداز میں بیان کیا ہے۔ مناظرانہ طرز اختیار نہیں کیا۔نہایت خوب صورت اسلوب وانداز میں من گھڑت اور غیر معتمد زبان زد عوام کی داستانوں کو رد کر دیا ہے۔

۔نبی کریم ﷺ کی حضرت خواجہ اویس قرنی ؓ کے فضائل میں صحیح اور متواتر احادیث لائے ہیں۔سب سے پہلے ان کا امت مسلمہ میں مقام ومرتبہ متواتر حدیث سے ثابت کیا ہے۔ ان کا تابعین میں مرتبہ خیر میں شمار' ان کا عالم شہادت میں وجود کو ظاہر کرتا ہے۔اُن کا زمان و مکان میں رہنا' عدول صحابہ کرام سے ملاقات کرنا' حج کرنا' نبی کریم ﷺ کا خواجہ اویس قرنی علیہ الرحمۃ کی شناخت کے لیے صحابہ کرام کو ان کے جسم پر برص کے مرض کے اثرات کی نشاندہی کرنا' خواجہ کی والدہ کا پتہ دینا' اور ان کے والد گرامی کا نام' والدہ کی خدمت گذاری' کوفہ کی مسجد میں حدیث کی مجلس میں حاضری' ایام حج میں مقام وعرفات میں حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما سے ملاقات کرنا' جنگ صفین میں حضرت علی ؓ کی فوج میں شریک ہو کر شہید ہونا' آپ کا مزار حضرت عمار بن یاسر اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما شہداء صفین کی جلو میں شام کے ملک میں دریائے فرات کے کنارے مقام رقہ میں موجود ہے۔ان کے متعدد مزارات کا مفروضہ بے بنیاد ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ آخرت میں حضرت اُویس ؓ کی شفاعت سے امت مسلمہ کے قبیلہ ربیعہ و مُضر کے افراد کے برابر لوگ جنت میں جائیں گے۔ یہ سارے شواہد اس بات کا پتہ دیتے ہیں کہ خواجہ اُویس قرنی ؓ ایک حقیقی وجود ہیں جو لوگ اُن کو افسانوی کردار خیال کرتے ہیں' وہ اپنی سقاہت اور جہالت کے مقام تیہ میں سرگرداں ہیں۔

یاد رکھئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں جو بھی مثال یا تشبیہ دی ہے وہ حقیقی اور واقعاتی ہے۔اساطیر اور داستان گوئی سے آپ کا کلام پاک ومبرّا ہے۔ایسے

لوگ جو نبی کریم ﷺ کے خواجہ اویس کے بارے میں فرمودات کو خیالی یا افسانوی تصور کرتے ہیں یہ ان کے ایمان کے لیے کس قدر خطرناک امر ہے اللہ تعالیٰ ایسے عقائد سے محفوظ رکھے۔

حضرت خواجہ اُویس قرنی' شاہ نجاشی اور آپ کے عہد کے ہزاروں افراد جن کو صحابیت کا شرف حاصل نہیں ہوا لیکن معنوی اور روحانی طور پر بارگاہ نبوت کی تربیت سے فیض یاب ہوئے اور سلسلۂ بیعت سے منسلک ہوئے۔ان کا روحانی سلسلہ قیامت تک نبی کریم ﷺ کے متصل رہے گا۔اسی طرح فیوضات اُویسیہ آغاز اسلام سے قیامت تک جاری رہے گا۔

ع چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد

میں اپنے صالح دوست جناب رئیس نذیر احمد صاحب کا ذکر خیر نہ کروں تو ناقابل تلافی ناانصافی ہوگی۔آپ نے خلوص دل اور عبادت سمجھ کر اس مبارک کتاب کی کمپوزنگ چھپائی تک کے تمام مراحل میں رہنمائی فرمائی۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا صالح اجر عطا فرمائے۔آمین۔

خیر التابعین اُویس قرنی ؓ سے بے حد محبت کرنے والے سلسلہ اُویسیہ کی علامت صاحبزادہ محمود احمد اُویسی دامت فیوضاتہ کی علم دوستی اور حضرت اُویس ؓ سے محبت کو سراہتا ہوں۔آپ کی دل جوئی سے یہ نایاب کتاب زیور طباعت سے آراستہ ہو رہی ہے۔اس کتاب کے مطالعہ سے حضرت خیر التابعین کی شفاعت کا استحقاق حاصل ہوگا۔اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز فرمائے۔آپ کے وسیلے سے فیوضات اُویسیہ حاصل کرنے کی سعادت سے نوازے۔آمین۔

آپ کی صالح دعاؤں کا مستحق

محمد حبیب اللہ اُویسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْمَعْدَنُ الْعَدْنِیْ فِیْ فَضْلِ اُوَيْسِ الْقَرْنِیْ ؓ

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَقَّ حَمْدِهٖ- وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَبْدِهٖ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَحِزْبِهٖ وَجُنْدِهٖ- اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ الْمُلْتَجِیْ اِلٰی حَرَمِ رَبِّهِ الْبَارِیْ عَلِیُّ بْنِ سُلْطَانِ مُحَمَّدِ الْقَارِیْ، اِنَّ هٰذِهٖ مَقَالَةٌ مُشْتَمِلَةٌ عَلٰی بَيَانِ بَعْضِ فَضَائِلِ خَيْرِ التَّابِعِيْنَ اُوَيْسُ الْقَرْنِیْ ؓ- اَلْمُسَمَّاةُ بِالْمَعْدَنِ الْعَدْنِیْ رِجَاءً اَنْ يَحْصُلَ لِیْ دَعْوَتَهٗ بِالْمَغْفِرَةِ لِذُنُوْبِیْ وَيَكُوْنُ وَسِيْلَةً بِسَتْرِ عُيُوْبِیْ فِی الْاَمْرِ الدُّنْيَوِیْ وَالْاُخْرَوِیْ-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المعدن العدنی فی فضل اویس القرنی ؓ

حمد وثنا کے سب صیغے اللہ عزوجل کے لئے خاص ہیں جس طرح اس ذات اقدس کی حمد کئے جانے کا حق ہے۔ اور صلوۃ اور سلام ہو اس کے مکرم رسول پر اور اس کے معظم عبد پر اور رسول اللہ ﷺ کی آل پر اور آپ کے متبعین پر اور آپ کی اُمت پر اور آپ کی افواج پر۔

امابعد: اپنے پیدا کرنے والے رب کی بارگاہ میں دست بدعا علی بن سلطان محمد القاری عرض گزار ہے کہ یہ مقالہ حضرت خیر التابعین اویس القرنی ؓ کے بعض فضائل کے

بیان پر مشتمل ہے، جس کا نام المعدن العدنی ہے۔ امید کرتے ہوئے کہ اُن کی دعا میرے گناہوں کی مغفرت کا سامان بن جائے اور دنیاوی اور اُخروی امور میں میرے عیبوں کی پردہ پوشی کا وسیلہ بنے۔

[۱]

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ جَاءَ مِنْ طُرُقٍ مُتَكَاثِرَةٍ كَادَتْ اَنْ يَكُوْنَ مُتَوَاتِرَةً- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ (مشکوة -۶۲۶۷)

رواه الحاكم عن علی واحمد وابن سعد عن عمر بزيادة- وَلَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ لَهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ- الخ- كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ- وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْهُ بِلَفْظِ اَنَّ رَجُلًا يَاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهٗ عَنْهُ اِلَّا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهٗ مِنْكُمْ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ- (رواه مسلم)

آپ کے علم میں ہو کہ یہ حدیث کثیر طریقوں سے مروی ہے بلکہ متواتر کا درجہ رکھتی ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خیر التابعین ایک شخص ہے جسے اویس کہتے ہیں“۔ اس حدیث کو حاکم نے حضرت علی ؓ سے روایت کیا ہے اور احمد بن حنبل اور ابن سعد نے عبدالرحمٰن بن ابی یعلیٰ کی روایت سے ایک صحابی سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خیر التابعین ایک شخص ہے جسے اُویس کہتے ہیں۔

”اور مسلم نے اس اضافے کے ساتھ حضرت عمر ؓ سے روایت کیا ہے کہ اُن کی والدہ ہے وہ ان کی خدمت گذاری اور فرماں برداری کرتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں کسی کام کے ہونے کی قسم کھالیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کردیتا ہے (الخ) اُن کے بدن میں کسی قدر سفیدی ہے۔ پس تم اُن سے درخواست کرو کہ وہ تمہارے لئے دعائے مغفرت کریں"۔

"مسلم کی ایک روایت ان الفاظ میں ہے کہ ایک شخص تمہارے پاس یمن سے آئے گا جسے اویس کہتے ہوں گے۔ ملک یمن میں اس کی ماں کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ اس کے بدن پر سفیدی ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے شفایابی کی دعا کی۔ تو اللہ تعالے نے ان کی بیماری کو دور کردیا۔ لیکن بقدر ایک دینار یا درہم کے اس کا نشان باقی رکھا۔ پس جو شخص تم میں سے ان کو ملے ان سے درخواست کرے کہ وہ تمہارے لئے طلب مغفرت کرے"۔

[۲]

وروی اِبْنُ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ مُرْسَلاً اَنَّهٗ ﷺ قَالَ خَلِیْلِیْ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اُوَیْسُ الْقَرْنِیْ ؓ

"ابن سعد نے ایک شخص سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس امت میں میرا خلیل (دوست) اویس قرنی ہے"۔

[۳]

وَرَوَاهُ اِبْنُ عَدِیْ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُّقَالَ لَهٗ اُوَیْسٌ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْقَرَنِیْ وَاَنَّ شَفَاعَتَهٗ فِیْ اُمَّتِیْ مِثْلَ رَبِیْعَةَ وَمُضَرَ

"ابن عدی نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کو اویس بن عبداللہ قرنی کہتے ہوں گے۔ بے شک اس کی شفاعت میری امت کے حق میں ربیعہ اور مُضر قبائل کے افراد کے برابر ہوگی"۔

[۴]

وروی اَحْمَدُ فِی الزُّهْدِ وَاَبُوْنُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ لَّایَسْتَطِیْعُ اَنْ یَاتِیَ مَسْجِدَ وَمُصَلَّاهُ مِنَ الْعُرْیِ یَحْجُزُهٗ اِیْمَانُهٗ اَنْ یَسْئَالَ النَّاسَ مِنْهُمْ اُوَیْسُ الْقَرَنِیْ وَفُرَاتُ بْنُ حِبَانٍ

"احمد بن حنبل نے کتاب الزہد میں اور ابونُعیم نے الحِلیہ میں محارب بن دِثار کے واسطے سے سالم بن ابی الجعد سے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق میری امت میں ایسے افراد ہیں جو اپنی مسجد میں اور اپنی جائے نماز میں اپنی برہنگی کی وجہ سے نہیں آسکتے۔ اور اُن کا ایمان اُن کو لوگوں سے بھیک مانگنے نہیں دیتا۔ اُن میں سے اویس قرنی ؓ اور فرات بن حیان ؓ ہیں"۔

[۵]

رَوٰی اَبُوْیَعْلٰی عَنْ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَیَکُوْنُ فِی التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ مِّنْ قَرْنٍ یُقَالُ لَهٗ اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ یَخْرُجُ بِهٖ وَضَحٌ فَیَدْعُوا اللّٰهَ اَنْ یُّذْهِبَهٗ عَنْهُ فَیَقُوْلُ اللّٰهُمَّ دَعْ لِیْ فِیْ جَسَدِیْ فَاَذْکُرُ نِعْمَتَکَ عَلَیَّ فَیَدَعُ لَهٗ مِنْهُ مَا یُذَکِّرُ بِهٖ نِعْمَةً فَمَنْ اَدْرَکَهٗ مِنْکُمْ فَاسْتَطَاعَ اَنْ یَسْتَغْفِرَ لَهٗ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَهٗ

"ابویعلیٰ نے حضرت عمر ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک تابعین میں سے ایک شخص علاقہ قرن کا ہوگا جسے اویس بن عامر کہتے ہوں گے اس کو برص کا مرض ہوگا۔ پس وہ دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے اس کا مرض دور کردے۔ وہ بارگاہ ربوبیت میں عرض کرے گا یا اللہ! میرے بدن میں اس مرض کا کچھ نشان باقی رہنے دے تاکہ میں تیری عطا کردہ صحت کی نعمت کو یاد کرتا رہوں۔ پس جو شخص تم میں سے اُن کو ملے تو

اُن سے اپنے لئے دعائے مغفرت طلب کر سکے تو وہ اس کے لئے مغفرت طلب کریں"۔

[۶]

رَوَى ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَقْدِمُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ لَهٗ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ فَمَنْ لَقِيَهٗ مِنْكُمْ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَهٗ (مصنف ابن ابی شیبه)

"ابوبکر بن ابی شیبہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کو ایک شخص ملے گا؛ جس کو اویس کے نام سے پکارتے ہیں۔ اس کے بدن پر سفیدی ہوگی پس اس کی دعا سے اللہ تعالیٰ اس کی سفیدی کو دور کردے گا جو شخص تم میں سے اُس کو ملے اس سے درخواست کرے کہ وہ اس کے لئے دعاء مغفرت کرے۔

[۷]

اَلْخَطِيْبُ وَابْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ ﷺ قَالَ يَا عُمَرُ يَكُوْنُ فِىْ اُمَّتِىْ فِىْ آخِرِ النَّاسِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسُ الْقَرْنِىْ يُصِيْبُهٗ بَلَاءٌ فِىْ جَسَدِهٖ فَيَدْعُو اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَيَذْهَبُ بِهٖ اِلَّا لَمْعَةً فِىْ جَنْبِهٖ اِذَا رَاٰهَا ذَكَرَ اللّٰهَ فَاِذَا لَقِيْتَهٗ فَاقْرَءْهُ مِنِّى السَّلَامَ وَاْمُرْهُ اَنْ يَّدْعُوْلَكَ فَاِنَّهٗ كَرِيْمٌ عَلٰى رَبِّهٖ بَارٌّ بِوَالِدَيْهِ لَوْيُقْسِمُ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ وَيَشْفَعُ كَمِثْلِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔ (تاریخ بغداد)

"الخطیب اور ابن عساکر نے حضرت عمر بن الخطاب ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر! میری امت کے آخری لوگوں میں ایک شخص ہوگا جس کا نام اویس قرنی ہوگا۔ جس کے بدن میں مرض ہوگا۔ تو وہ اس کے دفع کرنے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے مرض کو دور کردے گا مگر ایک سفید داغ اس کے پہلو میں باقی رہ جائے گا۔ اس لئے کہ جب وہ اسے دیکھے تو اپنے رب کریم کا شکر ادا کرے ...

بھی تو اے عمر! اس سے ملے تو اُسے میری طرف سے سلام کہنا۔ اور اس کو پیام دینا کہ وہ تیرے لئے دعاء خیر کرے۔ کیونکہ وہ اپنے ربّ کریم کی بارگاہ میں صاحب عزت واکرام ہے، اپنے والدین کا خدمت گذار اور فرماں بردار ہے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کردیتا ہے۔ اور اُمت مسلمہ کی ربیعہ اور مضر قبائل کے برابر افراد کی شفاعت کرے گا"۔

[۸]

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَاَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَالْعُقَيْلِىْ وَالْحَاكِمُ فِىْ مُسْتَدْرِكِهٖ عَنْ عُمَرَ بِلَفْظٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِىْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ عَنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرِءَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ (مستدرک حاکم)

"ابن سعد، احمد بن حنبل، مسلم، العقیلی اور الحاکم نے اپنی کتاب مستدرک میں عمر بن الخطاب ؓ سے اِن لفظوں کے ساتھ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس ایک شخص اُویس بن عامر اہل یمن کی کمک کے ساتھ آئے گا جن کا تعلق قبیلہ مراد سے ہوگا۔ وہ قرن کا رہنے والا ہوگا۔ اس کو برص کا مرض ہوا ہوگا۔ وہ اس مرض سے صحت یاب ہو چکے ہیں لیکن بقدر ایک درہم برص کا نشان اس کے جسم پر باقی ہے۔ اس کی والدہ بقید حیات موجود ہیں۔ جس کا وہ خدمت گذار اور فرماں بردار ہے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالے تو اس کی قسم پوری ہو کر رہے گی۔ اگر تو اے عمر! اپنے لئے اس سے استغفار کرا سکے تو ضرور ایسا کر"۔

[۹]

رَوٰی ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ فِیْ مُصَنَّفِهٖ وَالْحَاكِمُ فِیْ مُسْتَدْرَكِهٖ وَالْبَیْهَقِیْ وَابْنُ عَسَاكِرُ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً وَلَفْظُه، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم یَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِیْ اَكْثَرَ مِنْ رَبِیْعَةَ وَ مُضَرَ، قَالَ الْحَسَنُ هُوَ اُوَیْسُ الْقَرَنِیْ

"ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں الحاکم نے اپنی مستدرک میں، البیہقی اور ابن عساکر نے حضرت حسن بصری ؒ سے مرسلاً ان الفاظ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے ربیعہ اور مضر قبائل کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔ حضرت حسن بصری ؒ نے فرمایا کہ وہ شخص حضرت اویس قرنی ؒ ہیں"۔

[۱۰]

رَوٰی الطَّبْرَانِیْ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ مَرْفُوْعاً یَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ مُضَرَ وَیُشَفِّعُ الرَّجُلُ فِیْ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَیُشَفَّعُ عَلٰی قَدْرِ عِلْمِهٖ وَعَمَلِهٖ

"الطبرانی نے ابواُمامہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ مضر کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔ وہ شخص اپنے اہل بیت کی شفاعت کرے گا اور وہ اپنے علم وعمل کے مقدار شفاعت کرے گا"۔

[۱۱]

رَوٰی اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْهُ بِلَفْظٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَكْثَرَ مِنْ رَبِیْعَةَ وَمُضَرَ۔ (الحلیه)

"ابونُعیم نے بھی ابواُمامۃ سے ان الفاظ میں روایت کیا ہے کہ میری اُمت کے ایک شخص کی شفاعت سے ربیعہ اور مُضر کے قبائل کے افراد سے زیادہ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے"۔

هٰذِهِ الْاَحَادِیْثُ صَرِیْحَةٌ فِیْ اَنَّ اُوَیْساً خَیْرُ التَّابِعِیْنَ فَاَشَارَ كَثْرَةَ الثَّوَابِ كَیْ یُشِیْرُ اِلَیْهِ لَفْظُ خَیْرِ التَّابِعِیْنَ فَمَا یُنَافِیْ مَا قَالَ بَعْضُهُمْ اَنَّ اَفْضَلَ التَّابِعِیْنَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَالْحَسَنُ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَمَكْحُوْلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ وَعَلْقَمَةُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ فَاَنَّه، مَحْمُوْلٌ عَلٰی اَنَّهُمْ اَفْضَلُ التَّابِعِیْنَ بِمَعْنٰی اَكْثَرُهُمْ عِلْماً وَاللّٰهُ سُبْحَانَه، اَعْلَمُ

ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اِن مذکورۃ الصدر احادیث اور اخبار سے صریحاً ثابت ہوتا ہے کہ حضرت اُویس قرنی ؒ خیر التابعین ہیں۔ اور لفظ خیر التابعین سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اُویس قرنی ؒ بوجہ کثرت ثواب کے خیر التابعین ہیں۔ خیر التابعین کا یہ مفہوم بعض علماء ومشائخ کرام کے اس قول کے منافی نہیں ہے کہ اہل مدینہ میں حضرت سعید بن المسیب افضل التابعین ہیں اور بصریوں میں حضرت حسن بصری افضل التابعین ہیں۔ شامیوں میں حضرت مکحول افضل التابعین ہیں، کوفیوں میں حضرت علقمہ افضل التابعین ہیں۔ یہ حضرات علم کی کثرت اور (علمی کمال) کی وجہ سے فضیلت رکھتے تھے۔ اس لئے افضل التابعین کہلاتے ہیں۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

[۱۲]

رَوٰی ابْنُ سَعْدٍ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ عُوَانَه وَالرُّوْیَانِیْ وَاَبُوْیَعْلٰی وَاَبُوْ نُعَیْمٍ وَالْبَیْهَقِیْ فِی الدَّلَائِلِ عَنْ اُسَیْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اَتٰی عَلَیْهِ اِمْدَادُ اَهْلِ الْیَمَنِ سَاَلَهُمْ اَفِیْكُمْ اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتّٰی اَتٰی عَلٰی اُوَیْسٍ قَالَ اَنْتَ

أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَاتِيْ عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اِمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهٗ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ أَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ الْكُوْفَةَ قَالَ أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا قَالَ أَكُوْنُ فِيْ غَبْرَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ ۔

"ابن سعد، مسلم، ابوعوانہ، الرویانی، ابویعلیٰ، ابونعیم اور البیہقی نے دلائل النبوت میں حضرت اُسَیر بن جابر ؓ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں جب اہل یمن کی کوئی جماعت مدینہ منورہ آتی تو حضرت عمر فاروق ؓ اُن سے پوچھتے تھے۔ کہ کیا تمہارے درمیان اُویس بن عامر ہے؟ یہاں تک کہ ایک دفعہ اُویس بن عامر اہل یمن کی ایک جماعت میں شامل ہو کر آئے۔ حضرت عمر فاروق ؓ نے پوچھا کہ تم اُویس بن عامر ہو۔ حضرت خواجہ اُویس قرنی ؓ نے جواب دیا کہ ہاں! میں اُویس بن عامر ہوں۔ پھر دریافت فرمایا کہ قبیلہ مراد سے ہو اور مقام قرن سے ہو۔ خواجہ علیہ الرحمۃ نے اثبات میں جواب دیا کہ ہاں۔ حضرت عمر ؓ نے پھر پوچھا کہ تم کو برص کا مرض تھا اور اب صحت یاب ہو۔ لیکن بقدر ایک درہم کے اس کا نشان باقی ہے۔ خواجہ ؓ نے جواب دیا کہ ہاں۔ حضرت عمر ؓ نے پھر پوچھا کہ کیا تمہاری والدہ محترمہ زندہ موجود ہے۔ حضرت خواجہ نے جواب دیا کہ ہاں! اس کے بعد حضرت عمر ؓ نے حضرت خواجہ اُویس قرنی ؓ کو بتایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: اُویس بن عامر مرادی قرنی اہل یمن کی ایک جماعت میں شامل ہو کر تمہیں ملے گا۔ اسے برص کا مرض تھا۔ اب وہ اس مرض میں سے شفایاب ہے لیکن بقدر ایک درہم کے

اس کا نشان باقی ہے۔ اُن کی والدہ محترمہ زندہ موجود ہے۔ جس کا وہ خدمت گذار اور اطاعت شعار ہے۔ مگر وہ کسی امر پر قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو سچ کر دیتا ہے۔ پس اگر تجھ سے ممکن ہو اس سے اپنے حق میں استغفار کرانا۔ تو اس شخص نے حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ سے کہا کہ آپ میرے لئے استغفار کریں تو حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے اس کے لئے استغفار کی۔

حضرت عمر ؓ نے حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ سے پوچھا کہ اس کے بعد تم کہاں جانا چاہتے ہو۔ خواجہ علیہ الرحمۃ نے جواب دیا کہ میں کوفہ جانا چاہتا ہوں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ وہاں کے عامل کے نام آپ کے واسطے میں کچھ لکھ دوں۔ خواجہ علیہ الرحمۃ نے عرض کیا کہ مجھے یہ محبوب تر ہے کہ میں ادنیٰ اور غیر معروف لوگوں میں رہوں۔

[١٣]

قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهٗ عَنْ أُوَيْسٍ فَقَالَ تَرَكْتُهٗ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيْلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَاتِيْ عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اِمْدَادٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهٗ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ اسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ لَقِيْتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلٰى وَجْهِهٖ وَزِيَادَةٌ فِيْ مُسْلِمٍ: قَالَ أُسَيْرٌ وَكَسَوْتُهٗ بُرْدَةً فَكَانَ كُلَّمَا رَآهُ إِنْسَانٌ قَالَ مِنْ أَيْنَ لِأُوَيْسٍ هٰذِهِ الْبُرْدَةُ (مسلم)

حضرت اُسیر بن جابر ؓ فرماتے ہیں کہ اس سے آئندہ سال کے ایام حج میں ایک شخص شرفاء یمن سے حضرت عمر ؓ سے ملا اور حضرت عمر ؓ نے اس سے حضرت اُویس کا

حال دریافت کیا۔ اس نے بتایا کہ میں نے اسے قلیل المتاع اور پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس پایا ہے۔ پس حضرت عمرؓ نے اُس یمنی اشراف کو رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی حدیث سنائی۔ اسے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے کہ تمہارے پاس اہل یمن کی ایک جماعت میں سے اُویس بن عامر مرادی قرنی ائے گا۔ جس کو برص کا مرض ہوا تھا وہ اس مرض سے شفایاب ہو چکا ہے۔ لیکن بقدر ایک درہم کے اس کا نشان باقی رہا ہے۔ اس کی والدہ زندہ موجود ہے۔ جس کا وہ خدمت گذار اور اطاعت شعار ہے۔ اگر وہ کسی امر میں قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو سچا کردیتا ہے۔ اگر تجھ سے ممکن ہو تو اس سے طلب مغفرت کرو۔ پس وہ یمنی شخص حضرت اُویس قرنیؓ کے پاس ایا اور اپنے لئے استغفار کی درخواست کی۔ حضرت اُویس قرنیؓ نے اسے جواب دیا کہ تو ابھی ابھی سفر صالح سے آیا ہے اس لئے تو ہی میرے لئے استغفار کر۔ اس یمنی شخص نے پھر آپ سے استغفار کی درخواست کی اور آپ نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا تو نے حضرت عمرؓ کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں! میں اُن کی زیارت سے فیض یاب ہوا ہوں۔ پھر حضرت اُویس قرنیؓ نے اس شخص کے لئے استغفار کی ۔ اس کے بعد لوگوں نے آپ کو پہچان لیا۔ پھر آپ وہاں سے چلے گئے۔ (مسلم) میں مزید ہے حضرت رُسیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواجہ علیہ الرحمۃ کو چادر پہنائی۔ پس جب کوئی انسان ان کو چادر پہنے دیکھتا تو کہتا کہ یہ چادر اُویس کے لئے کہاں سے آ گئی۔

[۱۴]

فِیْ رِوَایَۃٍ لِابْنِ سَعْدٍ وَاَبِیْ نُعَیْمٍ وَالْبَیْھَقِیْ فِی الدَّلَائِلِ وَابْنُ عَسَاکِرٍ عَنْ اُسَیْرِبْنِ جَابِرٍ اَیْضًا قَالَ کَانَ مُحَدِّثٌ بِالْکُوْفَۃِ یُحَدِّثُنَا فَاِذَا فَرِغَ مِنْ حَدِیْثِہٖ تَفَرَّقُوْا وَیَبْقٰی رَھْطٌ فِیْھِمْ رَجُلٌ یَتَکَلَّمُ بِکَلَامٍ لَا اَسْمَعُ اَحَداً یَتَکَلَّمُ کَلَامَہ، فَاَحْبَبْتُہ، فَفَقَدْتُہ، فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ ھَلْ تَعْرِفُوْنَ رَجُلًا کَانَ یُجَالِسُنَا کَذَا

وَکَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَعَمْ اَنَا اَعْرِفُہ، ذَاکَ اُوَیْسُ الْقَرْنِیْ قُلْتُ فَتَعْلَمُ مَنْزِلَہ، قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقْتُ مَعَہ، حَتّٰی ضَرَبْتُ حُجْرَتَہ، فَخَرَجَ اِلَیَّ قُلْتُ یَا اَخِیْ مَا حَبَسَکَ عَنَّا قَالَ الْعُرْیٰ قَالَ وَکَانَ اَصْحَابُہ، یَسْخَرُوْنَ بِہٖ وَیُؤْذُوْنَہ، قَالَ قُلْتُ خُذْ ھٰذَا الْبُرْدُ فَاَلْبِسْہُ قَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّھُمْ اِذَنْ یُؤْذُوْنَنِیْ اَنْ رَاَوْہُ عَلَیَّ فَلَمْ اَزَلْ بِہٖ حَتّٰی لَبِسَہ، فَخَرَجَ عَلَیْھِمْ فَقَالُوْا مَنْ تَرَوْنَ خَدَعَ عَنْ بُرْدِہٖ ھٰذَا قَالَ فَجَاءَ فَوَضَعَہ، وَقَالَ اَتَرٰی قَالَ اُسَیْرٌ فَاَتَیْتُ الْمَجْلِسَ فَقُلْتُ مَاتُرِیْدُوْنَ مِنْ ھٰذَاالرَّجُلَ قَدْ اٰذَیْتُمُوْہُ الرَّجُلُ یعری مَرَّۃً وَ یَکْتَسِیَ مَرَّۃً فَاَخَذْتُھُمْ بِلِسَانِیْ اَخْذًا شَدِیْدًا قَالَ فَقَضٰی اَنَّ اَھْلَ الْکُوْفَۃِ وَفَدُوْا اِلٰی عُمَرَ فَوَ فَدَرَجُلٌ مِمَّنْ کَانَ یَسْخَرُبِہٖ فَقَالَ عُمَرُ ھَلْ ھٰھُنَا اَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِیِّیْنَ فَجَاءَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَدْ قَالَ اِنَّ رَجُلًا یَاتِیْکُمْ مِنَ الْیَمَنِ یُقَالُ لَہ، اُوَیْسٌ لَایَدَعُ بِالْیَمَنِ غَیْرَ اُمٍّ لَہ، وَقَدْ کَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَدَعَا اللہَ فَاَذْھَبَہ، عَنْہُ اِلَّا مِثْلَ مَوْضِعَ الدِّرْھَمِ فَمَنْ لَقِیَہ، مِنْکُمْ فَمُرُوْہُ فَلْیَسْتَغْفِرْلَکُمْ قَالَ مُقَدَّمٌ عَلَیْنَا قَالَ قُلْتُ مِنْ اَیْنَ قَالَ مِنَ الْیَمَنِ قُلْتُ مَا اسْمُکَ قَالَ اُوَیْسٌ قَالَ فَمَنْ تَرَکْتَہ، بِالْیَمَنِ قَالَ اُمًّالِیْ قَالَ اَکَانَ بِکَ بَیَاضٌ فَدَعَوْتَ اللہَ فَاَذْھَبَہ، عَنْکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اسْتَغْفِرْلِیْ قَالَ اَوَ یَسْتَغْفِرُمِثْلِیْ لِمِثْلِکَ یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ فَاسْتَغْفِرْلَہ، قَالَ قُلْتُ لَہ، اَنْتَ اَخِیْ لَا تُفَارِقُنِیْ قَالَ فَامْلَسَ مِنِّیْ اُنْبِئْتُ اَنَّہ، قَدِمَ عَلَیْکُمُ الْکُوْفَۃَ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِکَ الَّذِیْ کَانَ یَسْخَرُبِہٖ وَیُحَقِّرُ بِہٖ یَقُوْلُ مَاھٰذَا فِیْنَا یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ وَمَا نَعْرِفُہ، فَقَالَ عُمَرُ بَلٰی اِنَّہ، رَجُلٌ کَذَا کَاَنَّہ، یَضَعُ مِنْ شَانِہٖ قَالَ فِیْنَا یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہ، اُوَیْسٌ تُسْخَرُبِہٖ قَالَ اَدْرِکْ وَاَرَاکَ تُدْرِکُ فَاَقْبَلَ ذَالِکَ الرَّجُلُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْہِ قَبْلَ اَنْ یَاتِیَ اَھْلَہ، فَقَالَ اُوَیْسٌ مَاھٰذِہٖ

بِعَادَتِكَ فَمَا بَدَالَكَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ فِيْكَ كَذَا وَكَذَا فَاسْتَغْفِرْلِىْ يَا اُوَيْسُ قَالَ لَا اَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُ لِىْ عَلَيْكَ اَنْ لَّا تَسْخَرُ بِىْ فِيْمَا بَعْدُ وَلَاتُذَكِّرُ الَّذِىْ سَمِعْتَه، عَنْ عُمَرَ لِاَحَدٍ قَالَ قَالَ فَاسْتَغْفِرْلَه، قَالَ اُسَيْرٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ فَشَا اَمْرُه، فِى الْكُوْفَةِ قَالَ اُسَيْرُ فَأَتَيْتُه، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَه، يَا اَخِىْ اِلَّا اَرَاكَ الْعَجَبَ وَنَحْنُ لَانَشْعُرُ قَالَ قَالَ مَاكَانَ فِىْ هَذَا مَا اَتَبَلَّغُ بِهٖ فِى النَّاسِ وَمَا يُجْزَى كُلُّ عَبْدٍاِلَّا بِعَمَلِهٖ ثُمَّ اَمْلِسُ مِنْهُمْ فَذَهَبَ۔

ابن سعد، ابُونُعیم، بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور ابن عساکر نے حضرت اُسَیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ کوفہ میں ایک محدث تھے جو ہم لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف سنایا کرتے تھے۔ جب وہ حدیث شریف بیان کر چکتے تو لوگ منتشر ہو جاتے۔ بعض لوگ وہاں ٹھہر جاتے۔ اور اُن لوگوں میں ایک ایسا شخص تھا جو ایسی ایسی محبوب باتیں کرتا کہ میں نے ایسی بات کسی اور شخص سے نہیں سنی تھی۔ بس میں اس کی مجلس میں بیٹھ کر اس کی پیاری باتیں سنا کرتا تھا۔ آخری دن وہ مجھ سے نہ ملے۔ تو میں نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا کہ تم اس شخص کو پہچانتے ہو جو ہمارے پاس ایسی ایسی شکل وصورت والا بیٹھا کرتا تھا۔ تو قوم میں سے ایک شخص نے بتایا کہ ہاں! میں اسے پہچانتا ہوں۔ وہ اُویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تو اس کی قیام گاہ کو جانتا ہے۔ اس نے بتایا کہ ہاں! میں اس کی قیام گاہ سے باخبر ہوں۔ حضرت اُسَیر بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس شخص کے ساتھ حضرت خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ عنہ کی قیام گاہ پر حاضر ہوا۔ اور آپ کے حجرہ مبارک پر دستک دی۔ تو حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے۔ میں نے پوچھا کہ بھائی صاحب! آپ نے ہم سے ملنا کیوں چھوڑ دیا ہے۔ جواب دیا کہ برہنگی کی وجہ سے۔ حضرت اُسیر بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت

خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ عنہ کے ساتھی ان سے ٹھٹھا کرتے تھے اور اُن کو اذیت دیتے تھے۔ حضرت اُسیر بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے کہا یہ چادر لیجئے اور اسے پہنئے۔ حضرت خواجہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایسا نہ کریں کیونکہ جب وہ لوگ میرے بدن پر اس چادر کو دیکھیں گے تب وہ مجھے اذیت دیں گے۔ مگر میں نے بار بار اصرار کیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس چادر کو زیب تن کیا۔ جونہی وہ اسے زیب تن کر کے گھر سے باہر آئے۔ دیکھتے ہی وہ لوگ حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ پر جھپٹ پڑے۔ تو انہوں نے پوچھا کہ بتاؤ کس کو فریب دیا ہے۔ یہ کپڑا کس نے اُڑھایا ہے۔ حضرت خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ عنہ نے حضرت اُسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا دیکھا کیا کہتے ہیں۔ حضرت اُسیر بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے کہ میں اُن لوگوں کے گروہ کے پاس آیا اور اُن سے پوچھا کہ بتاؤ تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو۔ تم اس شریف آدمی کو کیوں ستاتے ہو۔ جب کہ کبھی اس کے کپڑا نہیں ہوتا تھا اور کبھی اس کے پاس پہننے کے لئے کپڑا ہوتا ہے۔ میں نے اس گروہ کو زبانی کلامی سخت سست کہا۔ انہی دنوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اہل کوفہ کا ایک وفد آیا۔ ان میں ایک شخص وہ تھا جو حضرت اُویس رضی اللہ عنہ سے تمسخر کرتا رہتا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے پوچھا کیا تم میں اس جگہ قرن کے رہنے والا کوئی شخص موجود ہے۔ پس وہی شخص آپ کے سامنے پیش ہوا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمہارے پاس یمن کا رہنے والا ایک شخص آئے گا جسے اُویس کے نام سے پکارتے ہیں، یمن میں اس کی والدہ کے سوا کوئی رشتہ دار نہیں ہے۔ اس کے بدن پر برص کی سفیدی تھی۔ اس نے اللہ عزوجل سے صحت یابی کی دعا کی۔ تو اللہ عزوجل نے اسے اس مرض سے صحت عطا کر دی۔ لیکن بقدر دینار یا درہم کے نشان باقی رہا۔ پس جو شخص تم میں سے اسے ملے تو اسے درخواست کرے کہ وہ تمہارے لئے استغفار کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق وہ شخص

یعنی اُویس قرنی ﷜ ہمارے پاس آئے۔ حضرت عمر ﷜ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ جواب دیا کہ یمنی ہوں۔ پھر میں نے پوچھا کہ تمہارا اسم گرامی کیا ہے؟ جواب دیا کہ اُویس۔ حضرت عمر ﷜ نے اس سے پوچھا کہ یمن میں کس رشتہ دار کو چھوڑ آئے ہو۔ جواب دیا کہ یمن میں میری والدہ ماجدہ ہے۔ پوچھا کہ کیا آپ کے بدن پر سفیدی کا نشان تھا۔ جس سے شفایابی کی تو نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے اور اس سے تجھے شفا ہوئی۔ حضرت اُویس قرنی ﷜ نے اثبات میں جواب دیا۔ حضرت عمر ﷜ نے اپنے لئے طلب مغفرت کی۔ حضرت اُویس ﷜ نے آپ سے گذارش کی کہ یا امیر المؤمنین! مجھ جیسا کم مایہ شخص آپ جیسے خوش بخت صحابی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے استغفار کرے۔ راوی نے کہا پھر اُویس ﷜ نے اُن کے لئے استغفار کی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے کہا کہ آپ میرے بھائی ہیں مجھ سے جدا نہ ہوں۔ فرماتے ہیں کہ وہ یعنی اُویس قرنی ﷜ مجھ سے ہاتھ چھڑا کر چلے گئے۔ مزید فرمایا کہ مجھے پتا چلا ہے کہ وہ تمہارے پاس کوفہ میں آئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو اُویس قرنی ﷜ سے تمسخر اور نفرت کرتا تھا وہ کہنے لگا۔ یا امیر المؤمنین! ایسا شخص ہم میں نہیں رہتا اور نہ ہی ہم اسے پہچانتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر ﷜ نے اسے بتایا کہ کہ ہاں وہ اس طرح کے حلیے کا شخص ہے۔ گویا کہ وہ اپنی شکل وصورت کو ادنیٰ بنائے رکھتا ہے۔ حضرت اُویس قرنی ﷜ سے تمسخر اور نفرت کرنے والے شخص نے عرض کیا یا امیر المؤمنین ہائے وہ اس وضع قطع کا شخص ہم میں موجود ہے۔ جسے اُویس کہتے ہیں ہم اس سے تمسخر کرتے ہیں۔ حضرت عمر ﷜ نے اس شخص سے فرمایا کہ تو اس کو تلاش کر کے ملاقات کر۔ میں دیکھوں گا کہ تو اس سے ملا ہے۔ پھر وہ شخص حضرت اُویس ﷜ کے پاس آیا۔ اور اپنے گھر جانے سے پہلے انہیں ملا۔ خواجہ علیہ الرحمۃ اس شخص کے رویے اور معمول کے سلوک سے ہٹ کر ملاحظہ کیا پوچھا کہ یہ اس طرح کی تکریم و تعظیم کی کیا وجہ

ہے۔ تو اس نے بتایا کہ میں امیر المؤمنین عمر ﷜ سے آپ کی شان میں اس اس طرح کے کلمات سنے ہیں۔ جن سے میں متاثر ہو کر آپ کی عظمت کا معترف ہوا ہوں۔ یا اُویس ﷜ شفقت کیجئے۔ میرے گناہوں کی مغفرت کے لئے دعا خیر کیجئے۔ حضرت اُویس ﷜ نے اسے فرمایا کہ تیرے لئے استغفار اس شرط پر کروں گا کہ تو آب کے بعد میرے ساتھ تمسخر نہیں کرے گا اور میرے بارے میں جو تو نے امیر المؤمنین عمر بن الخطاب ﷜ سے سنا ہے وہ کسی سے بیان نہیں کرے گا۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس شخص نے بتایا کہ حضرت اُویس ﷜ نے اس کے لئے استغفار کی۔

حضرت اُسیر راوی فرماتے ہیں۔ تھوڑے ہی عرصے میں حضرت اُویس ﷜ کا معاملہ کوفہ میں کھل گیا۔ حضرت اُسیر بن جابر ﷜ فرماتے ہیں کہ میں اُن کے پاس گیا اور اُن سے ملاقات کی۔ میں نے اُن سے کہا کہ اے میرے بھائی! کیا میں آپ میں عُجب (تکبر) نہیں پاتا۔ حالانکہ ہم اس کا احساس نہیں کرتے۔ راوی فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جس چیز کی ہم لوگوں میں تبلیغ کرتے ہیں وہ اس میں نہیں ہے۔ ہر شخص اپنے عمل ہی کا ثمرہ پائے گا۔ پھر وہ (اُویس ﷜) لوگوں سے الگ ہو کر چلے گئے۔

[۱۵]

رَوٰی اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْمَعْرِفَۃِ وَالْبَیْھَقِیْ فِی الدَّلَائِلِ وَابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ صَعْصَعَۃَ بْنِ مُعَاوِیَۃَ قَالَ کَانَ اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ مِنَ التَّابِعِیْنَ رَجُلًا مِنْ قَرْنٍ وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللہِ ﷺ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِی التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ مِنْ قَرْنٍ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ یَخْرُجُ بِہٖ وَضَحٌ فَیَدْعُوا اللہَ اَنْ یُذْھِبَہٗ عَنْہُ فَیَقُوْلُ اللّٰھُمَّ دَعْ لِیْ فِیْ جَسَدِیْ مِنْہُ مَا اُذَکِّرُ بِہٖ نِعْمَتَکَ عَلَیَّ فَیَدَعُ لَہٗ فِیْ جَسَدِہٖ مَا یُذَکِّرُ نِعْمَتَہٗ عَلَیْہِ فَمَنْ اَدْرَکَہٗ مِنْکُمْ فَاسْتَطَاعَ اَنْ یَسْتَغْفِرَ لَہٗ

فَلْيَسْتَغْفِرْ لَهٗ-رَوٰى الْخَطِيْبُ وَابْنُ عَسَاكِرٍ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ جِدًّا

ابو نُعیم نے المعرفۃ میں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں، اور ابن عساکر نے صعصۃ بن معاویۃ ﷺ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت اُویس بن عامر ﷺ تابعین میں سے قرن کے رہنے والے ایک شخص ہیں۔ اُن کے بارے میں حضرت عمر بن الخطاب ﷺ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ تابعین کرام میں سے قرن کا رہنے والا ایک شخص ہوگا جسے اُویس بن عامر کے نام سے موسوم کریں گے۔ جس کے بدن پر برص کے سفید داغ ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ سے اس مرض سے شفایابی کی دعا کریں گے۔ وہ دعا اس اس طرح ہو گی: آئے اللہ! میرے بدن میں اس مرض کا کچھ نشان باقی رکھ تا کہ میں تیری عطا کردہ اس نعمت کو یاد کرتا رہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا کو قبول فرما کر اُن کے بدن پر اُن کو عطا کردہ نعمت کا نشان باقی رکھے گا۔ پس جو بھی تم میں سے ان کو ملے ممکن ہو تو اُن سے اپنے حق میں استغفار کرائے۔ پس وہ اس کے حق میں استغفار کریں۔ (خصائص کبریٰ)۔

الخطیب اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے ساتھ ہی یہ فرمایا ہے کہ یہ حدیث انتہائی غریب ہے۔

[۱۶]

عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عُمَرُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَبْغِيْنِىْ فِىْ حَاجَةٍ فَقَالَ يَا عُمَرُ سَيَكُوْنُ فِىْ اُمَّتِىْ اٰخِرَ النَّاسِ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ اُوَيْسُ الْقَرْنِىْ يُصِيْبُهٗ بَلَاءٌ فِىْ جَسَدِهٖ فَيَدْعُو اللّٰهَ فَيُذْهِبُ بِهٖ اِلَّا لَمْعَةً فِىْ جَنْبِهٖ اِذَا رَاٰهَا ذَكَرَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَاِذَا لَقِيْتَهٗ فَاقْرَءْ مِنِّى السَّلَامَ وَاْمُرْهُ اَنْ يَدْعُوْلَكَ فَاِنَّهٗ كَرِيْمٌ عَلٰى رَبِّهٖ بَارٌّ بِوَالِدَيْهِ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ يُشَفِّعُ

لِمِثْلِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ قَالَ عُمَرُ فَطَلَبْتُهٗ حَيَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ وَطَلَبْتُهٗ خِلَافَةَ اَبِىْ بَكْرٍ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ وَطَلَبْتُهٗ شَطْرًا مِنْ اِمَارَتِىْ فَبَيْنَا اِسْتِقْرَائِىْ الرِّفَاقَ وَاَقُوْلُ فِيْكُمْ اَحَدٌ مِنْ مُرَادٍ؟ فِيْكُمْ اَحَدٌ مِنْ قَرْنٍ؟ فِيْكُمْ اُوَيْسُ الْقَرْنِىْ قَالَ شَيْخٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ اَخِىْ اِنَّكَ تَسْاَلُ عَنْ رَجُلٍ وَضِيْعِ الشَّانِ لَيْسَ مِثْلُكَ يَسْاَلُ عَنْهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قُلْتُ اَرَاكَ فِيْهِ مِنَ الْهَالِكِيْنَ فَرَدَّ الْكَلَامَ الْاَوَّلَ فَبَيْنَا اَنَّ كَذَالِكَ اِذْ رُفِعَتْ لِىْ رَاحِلَتُهٗ رَثَّةَ الْحَالِ عَلَيْهَا رَجُلٌ رَثُّ الْحَالِ فَوَقَعَ فِىْ خَطْرِىْ اَنَّهٗ اُوَيْسٌ قُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَنْتَ اُوَيْسُ الْقَرْنِىْ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ السَّلَامُ وَعَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قُلْتُ وَيَاْمُرُكَ اَنْ تَدْعُوْلِىْ فَكُنْتُ اَلْقَاهُ فِىْ كُلِّ عَامٍ فَاُخْبِرُهٗ بِذَاتِ نَفْسِىْ وَيُخْبِرُنِىْ بِذَاتِ نَفْسِهٖ-

یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت سعید بن المسیب نے حضرت عمر بن الخطاب ﷺ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ارشاد فرمایا کہ اے عمر! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک یارسول اللہ! میں نے سمجھا کہ شاید آپ نے مجھے اپنے کسی کام کے سرانجام دینے کے لئے طلب فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا اے عمر! بات یہ ہے کہ میری امت کے آخر لوگوں میں ایک عظیم المرتبت شخص ہوگا جسے اُویس قرنی کے نام سے موسوم کریں گے۔ ان کے بدن میں ایک مرض ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے شفایابی کی دعا کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے شفایاب کرے گا۔ لیکن اس کے ایک پہلو میں ایک دھبہ کا نشان باقی رہے گا۔ جب وہ اسے دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرے گا۔ پس اے عمر! جب تو اس سے ملاقات کرے تو اسے میرا سلام پہنچائیو۔ اور اسے کہو کہ وہ تیرے لئے دعا خیر کرے۔ اس لئے کہ وہ اپنے رب کی بارگاہ میں صاحبِ تکریم ہے اور اپنے والدین کا خدمت گذار

اوراطاعت شعار ہے۔ اگر وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کسی کام کے ہونے کی قسم کھالے تو اللہ عزوجل اس کی قسم کو سچ کردیتا ہے۔ وہ ربیعہ اور مُضر قبائل کے افراد کے برابر روزِ محشر شفاعت کرے گا۔ حضرت عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اُویس قرنی ﷺ کو رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کے زمانے میں تلاش کیا مگر میری جستجو ناکام ہوئی۔ پھر میں نے خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے دور خلافت میں اُنہیں تلاش کیا تب بھی اُن کا پتہ نہ چل سکا۔ اس کے بعد اپنی خلافت کے پہلے نصف دورانیے میں تلاش کیا۔ تب میں ان کی ہم سفر جماعت سے ملا۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا تم میں قبیلہ مراد کا کوئی شخص ہے؟ تم میں کوئی قرن کا باسی ہے؟ تم میں اُویس القرنی نام کا کوئی شخص ہے؟ اس گروہ کے ایک عمر رسیدہ بزرگ نے بتایا کہ وہ تو میرا بھتیجا ہے۔ وہ شخص جس کے بارے میں آپ دریافت کررہے ہیں وہ تو ادنیٰ درجہ کا آدمی ہے۔ اے امیر المؤمنین! آپ جیسا عظیم المرتبت شخص اس معمولی آدمی کے بارے میں جستجو کرے۔ اچھنبے کی بات ہے۔ حضرت امیر المؤمنین ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے کہا کہ میرے خیال میں تو اس نکتہ نگاہ میں تُو ہلاکت زدہ ہے۔ پھر اس نے اسی بات کو دہرایا۔ ہم اسی ردوقدح میں الجھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک گھٹیا سازو سامان کی سواری میرے سامنے آئی۔ اس سواری پر ایک مفلوک الحال شخص سوار تھا۔ اسے دیکھتے ہی میرے دل میں خیال آیا کہ یہی میرا مطلوب شخص اُویس ہوسکتا ہے۔ میں اس سے مخاطب ہوا اور پوچھا کہ اے اللہ تعالیٰ کے عبدِ مکرم کیا تُو اُویس القرنی ہے؟ جواب ملا۔ کہ میں اُویس القرنی ہی ہوں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کا سلام پہنچایا۔ جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو اور اے امیر المؤمنین آپ پر سلام ہو۔ نیز میں نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ میرے ملئے دعا کریں۔ اس کے بعد میں حضرت اُویس قرنی ﷺ کو ہر سال ملتا رہا۔ اور اپنی خیروعافیت انہیں بتاتا اور وہ مجھے

اپنی خیروعافیت بتاتے تھے۔

[۱۷]

رَوٰی اِبْنُ عَسَاکِرُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ یَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِی الْجَنَّۃَ اَکْثَرَ مِنْ رَبِیْعَۃَ وَمُضَرَ اَمَا اُسَمِّی ذَالِکَ الرَّجُل قَالُوْا بَلٰی قَالَ ذَاکَ اُوَیْس الْقَرْنِی ثُمَّ قَالَ یَاعُمَرُ اَدْرَکْتَہ، فَاقْرَءْ مِنِّی السَّلَامَ وَقُلْ لَہ، حَتّٰی یَدْعُوْلَکَ وَاعْلَمْ اَنَّہ، کَانَ بِہٖ وَضَحٌ فَدَعَا اللہ فَرَفَعَ عَنْہُ ثُمَّ دَعَاہُ فَرَدَّ عَلَیْہِ بَعْضَہ، فَلَمَّا کَانَ فِی خِلَافَۃِ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ وَھُوَ بِالْمَوْسَمِ لِیَجْلِسَ کُلَّ رَجُلٍ مِنْکُمْ اِلَّا مَنْ کَانَ مِنْ قَرْنٍ فَجَلَسُوْا اِلَّا رَجُلًا وَقَالَ مَاتُرِیْدُ مِنْہُ فَاِنَّہ، رَجُلٌ لَا یَعْرِفُ یَاوِی الْخَرَافَاتِ لَایُخَالِطُ النَّاسُ فَقَالَ اِقْرَءُ،ہ مِنِّی السَّلَامَ وَقُلْ لَہ، حَتّٰی یَلْقَانِی فَاَبْلَغَہُ الرَجُلُ رِسَالَۃُ عُمَرَ فَقَدِمَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہ، عُمَرُ اَنْتَ اُوَیْسٌ فَقَالَ نَعَمْ یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ صَدَقَ اللہُ وَرَسُوْلُہ، ھَلْ کَانَ بِکَ وَضَحٌ فَدَعَوْتُ اللہ فَرَفَعَہ، عَلَیْکَ ثُمَّ دَعَوْتُہ، فَرَدَّ عَلَیْکَ بَعْضَہ، فَقَالَ نَعَمْ مَنْ اَخْبَرَکَ بِہٖ فَوَاللہِ مَا اطَّلَعَ عَلَیْہِ غَیْرُاللہِ قَالَ اَخْبَرَنِی بِہٖ رَسُوْلُ اللہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَمَرَنِی اَنْ اَسْئَالِکَ حَتّٰی تَدْعُوْلِیْ وَقَالَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَۃِ رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِی اَکْثَرَ مِنْ رَبِیْعَۃَ وَمُضَرَ ثُمَّ سَمَّاکَ فَدَعَا یِعُمَرَ ثُمَّ قَالَ لَہ، حَاجَتِی اِلَیْکَ یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْ تَکْتُمَھَا عَلَیْھِمْ وَتَأْذَنَ فِی الْاِنْصِرَافِ فَفَعَلَ فَلَمْ یَزَلْ مُسْتَخْفِیاً مِنَ النَّاسِ حَتّٰی نھاوند فِیْمَنْ اِسْتَشْھَدَ۔

ابن عساکر نے حضرت حسن بصری ﷺ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص کی شفاعت سے میری امت کے ربیعہ اور مُضر قبائل سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ موجود لوگوں نے حضرت حسن بصری ﷺ

سے کہا اس شخص کا نام ظاہر نہیں کیا گیا؟ آپ نے جواب دیا ہاں! وہ شخص اویس القرنی ؓ ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر ؓ سے فرمایا کہ اے عمر! تو اس شفاعت کرنے والے شخص سے ملے گا۔ جب تو اسے ملے تو اسے میرا اسلام پہنچائیو۔ اور اسے کہو کہ وہ تیرے لئے دعا خیر کرے۔ اس شخص کے بارے میں مزید سن لو کہ اس کو برص کا مرض ہوا تھا، جس سے شفایابی کے لئے اللہ عزوجل سے دعا کی تو اللہ عزوجل نے اسے صحت بخشی۔ پھر بارگاہ ربوبیت میں دعا کی کہ اس مرض کی کچھ علامت اس کے بدن پر باقی رکھی جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اس کے بدن پر اس مرض کا کچھ نشان باقی رہا۔ جب حضرت عمر ؓ کی خلافت کا زمانہ آیا تو حضرت عمر ؓ نے حج کے موسم میں خدمت میں حاضر لوگوں سے فرمایا کہ قرن کے باشندوں کے سوا سب لوگ بیٹھ جائیں۔ سب لوگ بیٹھ گئے لیکن ایک شخص کھڑا رہا۔ حضرت عمر ؓ نے اس شخص کو اپنے پاس بلایا۔ اور اس سے دریافت کیا کہ تم میں ایک شخص ہے جس کا نام اُویس ہے۔ تو اسے جانتا ہے؟ اس قرنی شخص نے جواب دیا کہ جناب کو اس شخص سے کیا کام ہے؟ یہ تو غیر معروف شخص ہے اور ویرانوں میں رہتا ہے۔ لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا۔ حضرت عمر ؓ نے اسے فرمایا کہ اسے میرا اسلام پہنچاؤ اور اسے بتاؤ کہ وہ مجھے ملے۔ جب وہ شخص حضرت اُویس قرنی ؓ کو ملا تو اس نے حضرت عمر ؓ کا سلام پہنچایا۔ تو اُویس القرنی ؓ حضرت عمر ؓ کے پاس آئے۔ آپ نے اُن سے پوچھا کہ تُو اُویس ہے۔ تو حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے جواب دیا کہ اے امیر المؤمنین ہاں میں اُویس القرنی ہی ہوں۔ حضرت عمر ؓ نے جواب سن کر فرمایا کہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول کریم کا فرمان سچ ہے۔ اُن سے پوچھا کہ کیا تجھے برص کا مرض ہوا تھا؟ تُو نے اللہ تعالیٰ سے شفایابی کی دعا کی تھی۔ اللہ عزّوجل نے تیری دعا کو قبول فرمایا تھا تجھے شفا ہوئی۔ پھر تو نے اللہ عزّوجل سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے تیرے بدن پر اس مرض کا کچھ نشان باقی

رکھا۔ حضرت اُویس ؓ نے اُن کے سوالات کا جواب اثبات میں دیا ہے اور حضرت عمر ؓ سے پوچھا کہ آپ کو کس نے ان امور کی اطلاع دی ہے۔ جب کہ ان امور کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ حضرت عمر ؓ نے انہیں بتایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ تم اُن سے اپنے لئے دعا خیر کی درخواست کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا کہ میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ ربیعہ اور مضر کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے تمہارا نام لیا یعنی وہ شفاعت کرنے والے شخص حضرت اُویس القرنی ہوں گے۔ پھر حضرت اُویس القرنی ؓ حضرت عمر ؓ سے ہم کلام ہوئے کہ مجھے آپ سے ایک اہم بات کا مطالبہ ہے کہ آپ لوگوں میں میری تشہیر نہ کریں۔ مجھے پوشیدہ رکھیں۔ پھر حضرت اویس القرنی ؓ نے اجازت لی اور چلے گئے۔ ہمیشہ وہ لوگوں سے مستور رہے۔ حتّٰی کہ انہوں نے نہاوند میں جامِ شہادت نوش کیا۔

[۱۸]

رَوَی اِبْنُ عَسَاکِرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیّبِ قَالَ نَادَی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَی الْمِنبَرِ بِمِنٰی یَا اَهْلَ الْقَرْنِ فَقَامَ مَشَائِخٌ فَقَالُوْا یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ اَفِی قَرْنٍ مَنْ اِسْمُهٗ اُوَیْسٌ فَقَالَ شَیْخٌ یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ لَیْسَ فِیْنَا مَنْ اِسْمُهٗ اُوَیْسٍ اِلَّا مَجْنُوْنٌ لَیَسْکُنُ الْقِفَارَ وَالرِّمَالَ لَا یَاْلَفُ وَلَا یُوْلَفُ فَقَالَ ذَاکَ الَّذِیْ اَعْنِیْهِ اِذَا عُدْتُمْ اِلَی قَرْنٍ فَاطْلُبُوْهُ وَبَلِّغُوْهُ سَلَامِیْ وَقُوْلُوْا لَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ بَشَّرَنِیْ بِکَ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْکَ سَلَامَهٗ۔ فَعَادُوْا اِلَی قَرْنٍ فَطَلَبُوْهُ فَوَجَدُوْهُ فِی الرِّمَالِ فَاَبْلَغُوْهُ سَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عَرِفَنِیْ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ وَشَهَرَ بِاِسْمِی السَّلَامَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ وَآلِهٖ۔ وَهَامَ عَلٰی وَجْهِهٖ فَلَمْ یُوْقَفْ لَهٗ بَعْدَ ذَالِکَ عَلٰی اَثَرٍ دَهْرًا ثُمَّ عَادَ فِی اَیَّامِ عَلِیٍّ ؓ فَقَاتَلَ

بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتُشْهِدَ فِيْ صِفِيْنَ۔

ابن عساکر نے حضرت سعید بن المسیّب ؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر ؓ نے منٰی میں منبر پر کھڑے ہو کر ندا دی کہ اے قرن کے رہنے والو تو یہ فرمان سن کر عمر رسیدہ قرنی بزرگ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور ارشاد فرمائیے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر ؓ نے فرمایا: کیا تم میں قرن کا باسی اُویس نام والا شخص موجود ہے؟ اُن میں سے ایک بزرگ بولا: اے امیر المؤمنین! ہم میں اُویس نام والا کوئی شخص نہیں ہے۔ البتہ ایک دیوانہ شخص ہے جو ویرانے اور ریگستان میں رہتا ہے۔ وہ کسی سے میل جول رکھتا ہے اور نہ کوئی اس سے میل جول رکھتا ہے۔ تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ یہی تو میرا مطلوب ہے۔ جب تم قرن واپس جاؤ تو اسے تلاش کرو اور اسے میرا اسلام پہنچاؤ۔ اور اسے کہو کہ رسول اللہ ﷺ نے میری آپ سے ملاقات کی بشارت دی ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو رسول اللہ ﷺ کا سلام پہنچاؤں۔

پھر وہ قرنی لوگ اپنے وطن قرن واپس لوٹے۔ انہوں نے حضرت اُویس ؓ کو تلاش کیا۔ اور انہیں ریگزار میں پایا۔ اور انہیں رسول اللہ ﷺ کا سلام پہنچایا۔ حضرت اُویس القرنی ؓ نے اُن لوگوں سے کہا کہ حضرت امیر المؤمنین عمر ؓ نے میرا لوگوں سے تعارف کرا دیا ہے اور میرے نام کا چرچا کر دیا ہے۔ پھر آپ نے نہایت ادب سے کہا السلام علیٰ رسول اللہ علیہ السلام اللھم صل علیہ وآلہ۔ پھر وہ اپنا سا رخ لے کر چلے گئے۔ وہ کافی عرصہ تک گم رہے۔ پھر حضرت علی ؓ کے عہد خلافت میں لوٹ آئے اور صفین کی جنگ میں حضرت علی ؓ کے ساتھ مل کر لڑے اور شہید ہوئے۔

[19]

رَوَى أَبُوْيَعْلٰى وَابْنُ مُنْدَةَ وَابْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ كَانَ

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْأَلُ وَفْدَ أَهْلِ الْكُوْفَةِ إِذَا قَدِمُوْا عَلَيْهِ أَتَعْرِفُوْنَ أُوَيْسَ بْنَ عَامِرِ الْقَرْنِيْ فَيَقُوْلُوْنَ لَا- وَكَانَ أُوَيْسٌ رَجُلًا يَلْزِمُ الْمَسْجِدَ بِالْكُوْفَةِ فَلَا يَكَادُ يُفَارِقُهُ، وَلَهُ، ابْنُ عَمٍّ يُؤْذِيْ أُوَيْسًا فَوَفَدَ ابْنُ عُمَرَ فِيْمَنْ وَفَدَ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ عُمَرُ أَتَعْرِفُوْنَ أُوَيْسَ بْنَ عَامِرِ الْقَرْنِيْ فَقَالَ ابْنُ عَمِّهٖ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ أُوَيْسًا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ تَعْرِفَهُ، أَنْتَ إِنَّمَا هُوَ إِنْسَانٌ دُوْنَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّيْ فَقَالَ لَهُ، عُمَرُ وَيْلَكَ هَلَكْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا إِنَّهُ، سَيَكُوْنُ فِي التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ، أُوَيْسُ بْنُ عَامِرِ الْقَرْنِيْ فَمَنْ أَدْرَكَهُ، مِنْكُمْ وَاسْتَطَاعَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَهُ، فَلْيَفْعَلْ فَإِذَا رَأَيْتَهُ، فَاقْرَءَ مِنِّي السَّلَامَ وَمُرْهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَلَهُ، فَوَفَدَ إِلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرِ الْقَرْنِيْ أَنْتَ الَّذِيْ خَرَجَ بِكَ وَضَحٌ مِنْ بَرَصٍ فَدَعَوْتَ اللّٰهَ أَنْ يُذْهِبَهُ، عَنْكَ فَأَذْهَبَهُ، فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ أَبْقِ لِيْ مِنْهُ فِيْ جَسَدِيْ مَا أَذْكُرُ بِهٖ نِعْمَتَكَ قَالَ وَإِنِّيْ دَرَيْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاللّٰهِ مَا أَطْلَعَ عَلَيَّ هٰذَا بَشَرٌ- قَالَ أَخْبَرَنِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُ، سَيَكُوْنُ فِي التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ، أُوَيْسُ بْنُ عَامِرِ الْقَرْنِيْ يَخْرُجُ بِهٖ وَضَحٌ مِنْ بَرَصٍ فَيَدْعُوا اللّٰهَ أَنْ يُذْهِبَهُ، عَنْهُ فَيَفْعَلُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اتْرُكْ فِيْ جَسَدِيْ مَا أُذَكِّرُ بِهٖ نِعْمَتِكَ فَفَعَلَ فَمَنْ أَدْرَكَهُ، وَاسْتَطَاعَ أَنْ يَسْتَغْفِرَلَهُ، فَلْيَفْعَلْ فَاسْتَغْفَرْلِيْ يَا أُوَيْسُ قَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ يَا أُوَيْسَ بْنَ عَامِرٍ فَقَالَ النَّاسُ اسْتَغْفِرْلَنَا يَا أُوَيْسُ فَرَاعَ مِمَّا رَوٰى حَتّٰى السَّاعَةَ۔

ابویعلیٰ، ابن مندہ، ابن عساکر نے حضرت صعصعہ بن معاویہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب ؓ کوفہ سے آنے والے وفود سے دریافت کرتے تھے۔ کیا تم اُویس بن عامر القرنی کو پہچانتے ہو؟ تو وہ نفی میں جواب دیتے۔

حضرت اُویس القرنی ﷛ ایسے صالح اور عبادت گذار شخص تھے جو کوفے کی جامع مسجد میں شب وروز قیام پذیر رہتے تھے۔حتی الامکان مسجد سے الگ نہ ہوتے تھے۔ وہاں اُن کا ایک چچازاد رہتا تھا جو حضرت اُویس قرنی علیہ الرحمۃ کو اذیت دیتا تھا۔ایک دفعہ اہل کوفہ کا ایک وفد مدینہ طیبہ گیا۔جس میں حضرت اُویس ﷛ کا وہی چچازاد بھی شامل تھا۔یہ لوگ امیر المؤمنین حضرت عمر ﷛ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے اُن سے پوچھا کہ تم اُویس بن عامر القرنی کو جانتے ہو؟ تو اُویس القرنی ﷛ کے چچازاد نے امیر المؤمنین کی خدمت میں عرض کیا کہ جناب! اُویس کا اتنا کہاں مقام کہ آپ اس کے متعلق دریافت کریں۔وہ تو کم درجہ کا آدمی ہے۔وہ میرا چچازاد ہے۔حضرت عمر ﷛ نے اس کی گفتگو سن کر خفگی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ تو ہلاک ہوگیا۔اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تابعین میں ایک شخص ہوگا جسے اُویس بن عامر قرنی کے نام کے ساتھ موسوم کرتے ہوں گے۔جو بھی تم میں سے اسے ملے ان سے استغفار کرانے کی سعادت حاصل کرسکتا ہے تو ضرور استغفار کرائے۔نیز فرمایا کہ اے عمر! جب تو اس سے ملے تو اس کو میرا اسلام پہنچاؤ اور اسے کہو کہ وہ آپ کے لئے استغفار کریں۔اس کے بعد حضرت عمر ﷛ حضرت اُویس ﷛ کے پاس تشریف لے گئے۔جب آپ اُن سے ملے تو ان سے پوچھا کہ تم اُویس بن عامر القرنی ہو۔تمہیں برص کے مرض کی وجہ سے سفید نشان تھا۔تو نے اللہ تعالیٰ سے اس سے صحت یابی کی دعا کی تھی۔تو اللہ تعالیٰ نے تجھے اس برص سے صحت یاب کردیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی تھی۔اے اللہ! میرے بدن میں اس مرض کا کچھ نشان باقی رکھ تاکہ میں اسے دیکھ کر تیری نعمت کو یاد کروں یہ سن کر حضرت اُویس ﷛ نے کہا: یا امیر المؤمنین میں سمجھ گیا ہوں۔اللہ تعالیٰ کی قسم! اس واقعہ کا کسی بشر کو علم نہیں ہے۔اس پر حضرت عمر ﷛ نے بتایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے کہ تابعین کرام میں ایک شخص ہوگا

جسے اُویس بن عامر القرنی کے نام سے موسوم کرتے ہوں گے۔اسے برص کا مرض ہوگا اور اللہ عزوجل سے صحت یابی کی دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول ہوگی اور مرض جاتا رہے گا۔ پس وہ بارگاہِ الٰہی میں التجا کرے گا۔اے اللہ! میرے جسم میں اس مرض کا کچھ نشان چھوڑ تاکہ میں اسے دیکھ کر تیری نعمت کو یاد کرتا رہوں۔مزید فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اس سے ملے تو اس سے استغفار کرا اس کے تو ضرور کرائے۔حضرت عمر ﷛ نے کہا کہ اے اُویس! میرے لئے استغفار کر۔تو اُویس ﷛ نے کہا: یا امیر المؤمنین! غفر اللہ لک۔پھر حضرت عمر ﷛ نے کہا: یا اُویس بن عامر یغفر اللہ لک۔پھر لوگوں نے درخواست کی یا اُویس ہمارے لئے استغفار کیجئے۔پس وہ اب تک روایت مذکور سے ڈرتے رہے۔

[۲۰]

رَوَاهُ اِبْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ اَفْشَلِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الضَّحَاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنْ اِبْنِ عَبَاسٍ قَالَ مَكَثَ عُمَرُ عَنْ اُوَيْسِ بْنِ عَامِرِ الْقَرْنِىْ عَشْرَ سِنِيْنَ فَذَكَرَ اَنَّه' قَالَ يَا اَهْلَ الْيَمَنِ مَنْ كَانَ مِنْ مُرَادٍ وَقَعَدَ آخَرُوْنَ فَقَالَ فِيْكُمْ اُوَيْسٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا نَعْرِفُ اُوَيْسًا وَلٰكِنْ لِىْ اِبْنُ اَخٍ يُقَالَ لَه' اُوَيْسٌ هُوَ اَضْعَفُ وَاَمْهَنُ عَنْ اَنْ يَسْأَلَ مِثْلُكَ عَنْ مِثْلِهٖ قَالَ لَه' اَبْحَرِمُنَا هُوَ قَالَ نَعَمْ بِاِرَاكِ بِعَرَفَةَ يَرْعَى اِبِلَ الْقَوْمِ فَرَكِبَ عُمَرُ وَعَلِىٌّ عَلَى حِمَارِين ثُمَّ اِنْطَلَقَا حَتّٰى اَتِيَا الْاِرَاكَ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّىْ يَضْرِبُ بِبَصَرِهٖ نَحْوَ مَسْجِدِهٖ قَدْ دَخَلَ بَعْضُه' فِىْ بَعْضٍ فَلَمَّا رَاٰيَاهُ قَالَ اَحَدُهُمَا اَنَّ بِكَ اَحَدُ الَّذِىْ تَطْلُبُ فَهٰذِهٖ هُوَ فَلَمَّا سَمِعَ حَسَّهُمَا خَفَّفَ وَانْصَرَفَ فَسَلَّمَا عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِمَا وَعَلَيْكُمَا السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ قَالَا لَه' مَا اسْمُكَ قَالَ اَنَا عَبْدُاللهِ قَالَ لَه' عَلٰى قَدْ عَلِمْنَا اَن مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عُبْدُاللهِ فَاَنْشِدُكَ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ وَرَبِّ هٰذَا الْحَرَمِ مَااسْمُكَ الَّذِىْ

سَمَّاكَ بِهٖ اُمُّكَ قَالَ وَمَاتُرِيْدُ اِلٰى ذَالِكَ اَنَا اُوَيْسُ بْنُ مُرَادٍ فَقَالَا لَهٗ اكْشِفْ لَنَا عَنْ شِقِّكَ الْاَيْسَرِ فَكَشَفَ لَهُمَا اِذَا لَمْعَةٌ بَيْضَاءُ قَدْرَالدِّرْهَمِ مِنْ غَيْرِ سُوْءٍ فَابْتَدَرَا يُقَبِّلَانِ الْمَوْضِعَ ثُمَّ قَالَا لَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَنَا اَنْ نُقْرِءَ بِكَ السَّلَامَ وَاَنْ نَسْأَلَكَ اَنْ تَدْعُوَا قَالَ اَنَّ دُعَائِىْ فِىْ شَرْقِ الْاَرْضِ وَغَرْبِهَا لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَقَالَا وَادْعُ لَنَا فَدَعَا لَهُمَا وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اُعْطِيْكَ شَيْئًا مِنْ رِزْقِىْ اَوْمِنْ عَطَائِىْ تَسْتَعِيْنُ بِهٖ فَقَالَ ثَوْبَائِىْ جَدِيْدَانِ وَنَعْلَاىَ مَخْصُوْفَتَانِ وَمَعِىْ اَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ وَلِىْ فَضْلُهٗ عِنْدَالْقَوْمِ فَمَتٰى اَفْنٰى هٰذَا اَنَّهٗ مِنْ اَمَلِ جُمْعَةٍ اَمَلُ شَهْرًا وَمِنْ اَمَلِ شَهْرًا اِمَلُ سَنَةٍ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الْقَوْمِ اِبَلَهُمْ ثُمَّ فَارَقَهُمْ فَلَمْ يُرَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

ابن عساکر نے افشل بن سعید سے اور انہوں نے الضحاک بن مزاحم سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: حضرت عمرؓ دس سال تک حضرت اُویس بن عامر قرنیؓ سے ملاقات نہ کر سکے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے اہلِ یمن سے پوچھا کہ قبیلہ مراد کے کون لوگ موجود ہیں؟ تو قبیلہ مراد کے سوا سب لوگ بیٹھ گئے۔ آپ نے اُن سے پوچھا: تم میں اُویس ہے؟ اُن میں سے ایک شخص نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ہمیں کسی اُویس کا علم نہیں ہے۔ البتہ میرا ایک چچازاد اُویس نام والا ہے، جو کمزور اور ادنیٰ آدمی ہے۔ آپ جیسا عظیم المرتبت آدمی اتنا کم ترین مرتبے کے آدمی کے بارے میں دریافت کرے، تعجب کی بات ہے۔

حضرت عمرؓ نے اس شخص سے پوچھا کہ وہ یعنی اُویس قرنیؓ ہمارے حرم مکہ میں موجود ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں وہ عرفات کے علاقے میں پیلوں والے

جنگل میں اپنی قوم کے اونٹ چرا رہا ہے۔ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما اپنی سواریوں پر سوار ہوئے اور ان کی طرف روانہ ہو گئے یہاں تک کہ وہ دونوں پیلوں کے جنگل میں پہنچ گئے۔ دیکھا تو حضرت اُویس قرنیؓ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور اپنی سجدہ گاہ پر نظر ٹکائے ہوئے ہیں۔ اس کا بعض بعض سے ملا۔ جب ان ہر دونوں نے حضرت اُویس القرنی کو دیکھ لیا تو ہر ایک نے ایک دوسرے کو کہا کہ جو کوئی ایک تیرے ساتھ ہے جو کہ ہمارا مطلوب ہے پس وہ یہی ہے۔ جب حضرت اُویس قرنیؓ نے اُن دونوں اصحاب کرام کے قدموں کی چاپ سنی تو نماز کو خفیف کر دیا۔ اور اُن کی طرف متوجہ ہوئے۔ تو اصحاب کرام نے حضرت خواجہ اُویسؓ کو سلام کیا۔ تو آپ نے اُن کے سلام کا جواب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا۔ پھر ان دونوں اصحاب کرام نے حضرت خواجہ سے پوچھا کہ آپ کا اسم گرامی کیا ہے؟ آپ نے بتایا کہ میرا نام عبداللہ ہے۔ حضرت علیؓ نے خواجہ اُویسؓ کو بتایا کہ ہم جانتے ہیں کہ جو کوئی آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ عبداللہ ہے۔ میں تجھے رب کعبہ اور اس حرم کے رب کی قسم دیتا ہوں، تیرا نام جو تیری امی نے رکھا ہے وہ کیا ہے۔ حضرت خواجہ اُویسؓ نے دریافت کیا تمہیں اس کی ضرورت کیوں پڑی ہے۔ پھر بتایا میں اُویس بن مراد ہوں۔ تو اُن دونوں صحابہ کرام نے ان سے کہا کہ تم اپنا بایاں پہلو کھول کر ہمیں دکھاؤ۔ حضرت خواجہ نے پہلو کھولا تو اُن کے پہلو پر بغیر بیماری کے ایک درہم کے برابر سفید نشان ہے۔ تو وہ دونوں صحابہ کرام اس جگہ کو چومنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے آگے بڑھے۔ اس کے بعد اُن اصحاب کرام نے حضرت خواجہ کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم آپ کو سلام پہنچائیں اور آپ سے اپنے لئے دعائے خیر کی درخواست کریں۔ حضرت اُویسؓ نے بتایا کہ میری دعا زمین کے مشرق و مغرب کے سب مومنوں اور مومنات کے لئے عام ہے۔ پھر انہوں نے درخواست کی کہ آپ ہمارے

لئے دعا خیر کریں۔ حضرت اُویس قرنی ؓ نے ان اصحاب کرام کے لئے دعائے خیر کی۔ اور تمام مومنوں اور مومنات کے لئے دعا خیر کی۔ پھر حضرت عمر ؓ نے حضرت اُویس قرنی ؓ سے فرمایا کہ میں تجھے کچھ نفقہ دوں یا کچھ عطیہ دوں کہ آپ اس سے نفع اُٹھائیں۔ حضرت اُویس ؓ نے جواب دیا کہ میرے دونوں کپڑے نئے ہیں اور میرے جوتے عمدہ اور رنگے ہوئے ہیں اور میرے پاس چار درہم ہیں اور میرے پاس اس سے زیادہ لوگوں کے پاس مال ومتاع ہے۔ جب یہ ختم ہوں گے حقیقت یہ ہے کہ جس نے جمعہ کی امید رکھی اس نے مہینہ کی اُمید رکھی۔ جس نے مہینہ کی اُمید رکھی اس نے سال کی امید رکھی۔ اس کے بعد حضرت اُویس ؓ نے لوگوں کے اونٹ لوگوں کے حوالے کئے پھر وہ ان سے الگ ہو گئے پھر وہ اس کے بعد نہیں دیکھے گئے۔

[۲۱]

رَوَی اِبْنُ عَسَاکِرٍ اَیْضًا عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ یَزِیْدِ الْحَضْرَمِیْ قَالَ اِنْتَھَی الزُّھْدُ اِلَی ثَمَانِیَۃَ نَفَرٍ مِنَ التَّابِعِیْنَ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللہِ بْنِ قَیْسٍ وَاُوَیْسِ الْقَرْنِیْ وَھَرَمِ بْنِ حَیَّانِ الْعَبْدِیْ وَالرَّبِیْعِ بْنِ خَیْثَمٍ وَاَبِیْ مُسْلِمِ الْخَوْلَانِیْ وَالْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدِ وَمَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ وَالْحَسَنِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ الْبَصْرِیْ

نیز ابن عساکر نے علقمہ بن یزید الحضرمی ؓ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ زہد تابعین کرام کے آٹھ افراد پر ختم ہے۔ ۱۔ عامر بن عبداللہ بن قیس ۲۔ اویس القرنی ۳۔ ہرم بن حیان العبدی ۴۔ الربیع بن خیثم ۵۔ ابو مسلم الخولانی ۶۔ الاسود بن یزید ۷۔ مسروق بن الاجدع ۸۔ الحسن بن ابی الحسن البصری۔

[۲۲]

فَاَمَّا اُوَیْسُ الْقَرْنِیْ فَاِنَّ اَھْلَہٗ ظَنُّوْا اَنَّہٗ مَجْنُوْنٌ بَنَوْا بَیْتًا عَلٰی بَابِ دَارِھِمْ

فَکَانَ یَاْتِیْ عَلَیْھِمُ السَّنَۃُ وَالسَّنَتَانِ وَلَا یَرَوْنَ لَہٗ وَجْھًا وَکَانَ طَعَامُہٗ مِمَّا یَلْتَقِطُہٗ مِنَ النَّوٰی فَاِذَا اَمْسٰی بَاعَہٗ لِاِفْطَارِہٖ وَاِنْ اَصَابَ حَشْفًا حُسْبَانًا لِاِفْطَارِہٖ فَلَمَّا وَلّٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ قُوْمُوْا بِالْمَوْسِمِ فَقَامُوْا فَقَالَ اَلَا اجْلِسُوْا اِلَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْیَمَنِ فَجَلَسُوْا فَقَالَ اَلَا اجْلِسُوْا اِلَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ فَجَلَسُوْا فَقَالَ اَلَا اجْلِسُوْا اِلَّا مَنْ کَانَ مِنْ مُرَادٍ فَجَلَسُوْا فَقَالَ اَلَا اجْلِسُوْا اِلَّا مَنْ کَانَ مِنْ قَرْنٍ فَجَلَسُوْا اِلَّا رَجُلًا وَکَانَ عَمَّ اُوَیْسٍ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ اَخْبِرْنِیْ اَنْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَعْرِفُ اُوَیْسًا قَالَ وَمَا تَسْاَلُ عَنْ ذٰلِکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَوَاللہِ مَا فِیْنَا اَخَفُّ مِنْہُ وَلَا اَخَسُّ مِنْہُ وَلَا اَحْوَجُ مِنْہُ فَبَکٰی عُمَرُ قَالَ بِکَ لَا بِہٖ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ یَقُوْلُ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَۃِ مِثْلَ رَبِیْعَۃَ وَمُضَرَ

حضرت اُویس القرنی ؓ کے خاندان نے آپ کو مجنون سمجھا۔ انہوں نے اپنے گھروں کے سامنے ایک گھر بنایا جہاں وہ سال یا دوسال بعد آتے تھے۔ ان کا چہرہ نہ دیکھ پاتے۔ یعنی وہ گھر میں چھپے رہتے۔ وہ گری پڑی کھجور کی گٹھلیوں کو چنتے جب شام ہوتی تو انہیں بیچ ڈالتے۔ اس رقم سے افطاری کا سامان لاتے یا ردی کھجور کو اپنے افطار کے لئے رکھ لیتے۔

جب حضرت عمر ؓ امیر المؤمنین بنے تو آپ نے حج کے موسم میں لوگوں سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا: اے لوگو! کھڑے ہو جاؤ۔ تو وہ سب کھڑے ہوگئے۔ پھر فرمایا کہ یمن والوں کے سوا سب بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ کوفہ والوں کے سوا سب بیٹھ جاؤ۔ تو وہ سب بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ مراد والوں کے سوا سب بیٹھ جائیں۔ تو وہ سب بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ قرن والوں کے سوا سب بیٹھ جائیں۔ تو وہ سب بیٹھ گئے۔ اُن میں کا ایک شخص کھڑا رہا اور وہ حضرت اُویس ؓ کے چچا تھے۔ حضرت عمر ؓ نے اسے فرمایا کہ تم مجھے

کچھ بتا سکتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ تو اُویس قرنیؓ کو پہچانتا ہے۔ اس نے عرض کیا اے امیر المؤمنین آپ اس کے بارے میں کیوں پوچھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم ہم میں سے زیادہ اس سے ہلکا شخص اور زیادہ ادنیٰ، اور اس سے زیادہ مفلوک الحال کوئی شخص نہیں ہے۔ پھر حضرت عمرؓ غم زدہ ہوگئے۔ فرمایا کہ تجھ سے اور اس سے نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ ربیعہ اور مُضر کے افراد کے برابر تعداد میں لوگ جنت میں جائیں گے۔

فَهٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ دَالَّةٌ عَلٰى جَلَالَةِ اُوَيْسٍ وَرِفْعَةِ قَدْرِهٖ وَعَلٰى جَهَالَةِ حَالِهٖ وَخِفَاءِ اَمْرِهٖ وَيَشْكُلُ يَقُوْلُ الشَّيْخُ عَلَائِي الدَّوْلَةِ السَّمْنَانِيْ مِنْ اَنَّ الْقُطْبَ فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ عَمُّ اُوَيْسِ الْقَرْنِيْ عَاصِمٌ فَجَرَى اَنْ يَقُوْلَ اِنِّيْ لَاَجِدُ نَفَسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ وَهُوَ مَظْهَرٌ خَاصٌّ لِتَجَلِّي الرَّحْمَانِيْ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَظْهَرًا خَاصًّا لِتَجَلِّيَ الْاِلٰهِيِّ الْمَخْصُوْصِ بِاسْمِ الذَّاتِ وَهُوَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ - اِنْتَهٰى-

خلاصہ احادیث: پس احادیث حضرت اُویسؓ کی جلالت اور ان کی رفعت ان کے حال کی گمنامی اور اس کے معاملہ کے پوشیدہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت الشیخ علائی الدولۃ السمنانی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں قطب حضرت اُویس قرنیؓ کے چچا حضرت عاصمؓ تھے۔ انہوں نے اس قول سے استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ انی لاجد" نفس الرحمن من قبل الیمن اور عاصمؓ تجلی رحمانی کے مظہر خاص تھے جس طرح نبی کریم ﷺ تجلی الٰہی مخصوص باسم ذات کے مظہر خاص تھے اس ذات یعنی اللہ تعالیٰ ہے۔

وَلَا يَخْفٰى عَاصِمًا هٰذَا لَيْسَ لَهٗ ذِكْرٌ فِي الْوُجُوْدِ لَا خَاصًّا وَلَا عَامًّا وَعَلٰى تَقْدِيْرِ ثُبُوْتِهٖ بِالنَّقْلِ اَوِ الْكَشْفِ الْمَقْبُوْلِ لِاَهْلِ الْعَقْلِ يَسْتَبْعِدُ اَنْ تَكُوْنَ

الْقُطْبِيَّةُ لَهٗ مَعَ وُجُوْدِ الْخُلَفَاءِ الْاَرْبَعَةِ الَّذِيْنَ هُمْ اَفْضَلُ الْخَلْقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ بِاِجْمَاعِ الْاُمَّةِ فَالظَّاهِرُ اَنَّهٗ ﷺ قُطْبُ دَائِرَةِ الْوُجُوْدِ لِلسَّابِقِيْنَ وَاللَّاحِقِيْنَ فِيْ مَقَامِ الشُّهُوْدِ وَلَا شَكَّ اَنَّهٗ قُطْبُ الْاِرْشَادِ لِجَمِيْعِ الْعِبَادِ فِيْ سَائِرِ الْبِلَادِ وَتَكُوْنُ هٰذِهِ النِّسْبَةُ الْعَلِيَّةُ وَالرُّتْبَةُ الْقُطْبِيَّةُ مُنْتَقِلَةٌ اِلٰى خُلَفَاءِ الرَّاشِدِيَّةِ الْمَهْدِيَّةِ وَهَلُمَّ جَرًّا مَنْ يَكُوْنُ الْجَامِعُ بَيْنَ الْمَعَالِمِ الشَّرْعِيَّةِ وَالْمَعَارِفِ اللَّدُنِّيَّةِ-

خلاصہ حدیث: آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت عاصمؓ کا ذکر موجودات عالم میں نہیں ہے۔ نہ خاص اور نہ عام میں۔ اگر بافرض محال بطور نقل یا بطور کشف مقبول ان کا وجود تسلیم کرلیا جائے تو اُن کی قطبیت خلفاء راشدین کے ہوتے ہوئے بعید از گمان وقیاس ہے کیونکہ اجماع امت سے ثابت ہے کہ خلفاء راشدین سب کے سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد افضل الخلق اور اشراف الناس ہیں۔ درحقیقت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام مقام شہود میں سابقین اور لاحقین کے دائرہ وجود کے قطب ہیں۔ بلاشک وشبہ وہ ذات اقدس تمام عباد کے لئے ساری کائنات میں قطب الارشاد ہیں۔ یہ نسبت اور یہ قطبیت کا عظیم مرتبہ خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم سے منتقل ہوکر صالحین امت میں جاری رہا ہے۔ اور اب تک وہ لوگ بہرہ ور ہوئے ہیں۔ جو شریعت مطہرہ اور معارف لدنیہ کے فیوضات سے متصف ہیں۔

اَمَّا الْقُطْبُ الْاَبْدَالِ فِيْ زَمَانِهٖ ﷺ الَّذِيْ فِيْ ظَنِّيْ اَنَّهٗ اُوَيْسِ الْقَرْنِيْ عَلٰى اَنَّهٗ قَالَ الْاِمَامُ الْيَافِعِيْ وَقَدْ سُتِرَتْ اَحْوَالُ الْقُطْبِ فَهُوَ الْغَوْثُ عَنِ الْعَامَّةِ وَالْخَاصَّةِ غَيْرَةً مِنَ الْحَقِّ عَلَيْهِ- وَيُؤَيِّدُهٗ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْقُدُسِيْ اَوْلِيَائِيْ تَحْتَ قَبَائِيْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِيْ-

وَحَيْثُ انْجَرَّ الْمَقَالُ اِلٰى تَحْقِيْقِ الْحَالِ فَلَا بُدَّ مِنْ مَعْرِفَةِ الْوَلِيِّ وَالْقُطْبِ وَالْاَوْتَادِ وَالْاَبْدَالِ-

البتہ قطب ابدال نبی کریم ﷺ کے زمانے میں میرے خیال میں حضرت اُویس القرنی

ؓ ہیں میں اس بناء پر کہتا ہوں کہ امام الیافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قطب کے احوال مستور ہوتے ہیں اور وہی خواص وعوام میں سے غوث ہوتا ہے۔ اور اس لئے کہ ذات حق عزوجل اپنی غیرت کی وجہ سے اسے مستور رکھتی ہے۔ ان کے اس قول کی تائید اس حدیث قدسی سے ہوتی ہے۔ حدیث شریف یہ ہے: اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرے اولیاء میری قباء کے نیچے ہیں۔ میرے سوا اُن کو کون نہیں پہچانتا۔ اس لئے حضرت اُویس قرنی ؓ ذات حق کی تجلیات میں مستور ہے۔ لہٰذا ایسی صفت سے متصف ولی قطب ہوتا ہے۔

اولیائے کرام کا تحقیق حال

ثُمَّ اعْلَمْ اِنَّ اَوْلِيَائَهُمُ الْمُتَّقُوْنَ الْاَزْكِيَاءُ التَّابِعُوْنَ لِلْاَنْبِيَاءِ كَمَا قَالَ تَعَالٰى اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ۔ وَقَالَ عَزَّ وَعَلَا اِنْ اَوْلِيَاؤُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ وَاَقَلُّ مَرَاتِبِ التَّقْوٰى اَنْ يَتَّقِيَ الشِّرْكَ بِاللّٰهِ وَاَعْلَاهُ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ دَوَامُ الْحُضُوْرِ مَعَ اللّٰهِ وَيَتَّقِيْ حُضُوْرَ مَا سِوَاهُ وَمَا بَيْنَهُمَا الْمَرَاتِبُ الْعُلْيَةُ لِاَرْبَابِ الْمَنَاقِبِ الْجَلِيَّةِ لٰكِنْ فِيْ عُرْفِ الْفُقَهَاءِ وَسَائِرِ الْعُلَمَاءِ اِنَّ الْوَلِيَّ هُوَ الَّذِيْ يَكْتَسِبُ الْمَاْمُوْرَاتِ وَيَجْتَنِبُ الْمَحْظُوْرَاتِ وَلَمْ يَكُنْ مُصِرًّا عَلَى الصَّغَائِرِ وَلَمْ يُوْجَدْ مُقِرًّا عَلَى الْكَبَائِرِ ثُمَّ مِنْهُمُ الْخَوَاصُ اَرْبَابُ الْاِخْتِصَاصِ۔

جب گفتگو تحقیق حال تک پہنچ گئی۔ تو اب ضروری ہے کہ ولی قطب، اوتاد اور ابدال کی پہچان ومعرفت پر گفتگو کی جائے۔ یاد رکھئے کہ اولیاء کرام متقی اور صاحب تزکیہ ہیں اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے مطیع وتابع دار لوگ ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول کریم ہے: الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ الذین امنوا کانوا یتقون۔ (یونس: ۶۳۔۶۲)۔ ''یاد رکھو کہ اللہ کے ولیوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین

ہوتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور برائیوں سے پرہیز رکھتے ہیں''۔

نیز فرمایا: ان اولیاء ہ الا المتقون ولکن اکثرھم لا یعلمون (انفال:۳۴)۔

''اس کے متولی تو سوا متقیوں کے اور اشخاص نہیں لیکن ان کا اکثر لوگ علم نہیں رکھتے''۔

تقویٰ کے مراتب کا کم مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنانے سے اجتناب ہے۔ اور اس کا اعلیٰ درجہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہر دم حضور ہے۔ اور ماسوا اللہ کے حضور سے پرہیز اور اجتناب ہے۔ اور ان دونوں مراتب کے مابین جلیل المناقب لوگوں کے عظیم مراتب ہیں۔ لیکن فقہاء اور باقی علماء کے عرف میں ولی وہ شخص ہے جو مامورات شرعیہ پر عمل کرتا ہے اور منہیات وممنوعات شرعیہ سے اجتناب کرتا ہے۔ اور صغیرہ گناہوں پر اصرار نہیں کرتا اور کبیرہ گناہوں پر قائم نہیں رہتا۔ پھر ان اولیاء کرام میں خواص ہیں جن کو بارگاہ الوہیت میں خصوصیت حاصل ہے۔

[۲۳]

فَعَنْ عَلِيٍّ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَسُبُّوْا اَهْلَ الشَّامِ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْاَبْدَالُ رَوَاهُ الطبرانی وغیرہ۔ وفی روایۃ عنہ موقوفا وَسُبُّوْا ظَلَمَتَهُمْ وَفِيْ اُخْرٰى عَنْهُ لَا تَقُمُوْا فَاِنَّ فِيْهِمُ الْاَبْدَالُ وَفِيْ اُخْرَى الْاَبْدَالُ بِالشَّامِ وَالنُّجَبَاءُ بِالْكُوْفَةِ وَفِيْ اُخْرٰى اَلَا اِنَّ الْاَوْتَادَ مِنْ اَبْنَاءِ الْكُوْفَةِ وَالْاَبْدَالُ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ۔ وَفِيْ اُخْرٰى النُّجَبَاءُ بِمِصْرَ وَالْاَخْيَارُ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ وَالْقُطْبُ بِالْيَمَنِ وَالْاَبْدَالُ بِالشَّامِ وَهُوَ قَلِيْلٌ۔ وَاَخْرَجَهُ اَحْمَدُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْاَبْدَالُ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ۔ وَاَخْرَجَ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا عَنْهُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْاَبْدَالِ وَهُمْ سِتُّوْنَ رَجُلًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حِلْمِهِمْ لِي قَالَ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَطِّعِيْنَ وَلَا بِالْمُبْتَدِعِيْنَ وَلَا بِالْمُتَعَمِّقِيْنَ لَمْ يَنَالُوْا مَا نَالُوْا بِكَثْرَةِ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنْ بِسَخَاءِ الْاَنْفُسِ وَسَلَامَةِ الْقُلُوْبِ وَالنَّصِيْحَةِ لِاَئِمَّتِهِمْ - وَاَخْرَجَهُ الْخَلَالُ فِيْ كَرَامَاتِ الْاَوْلِيَاءِ وَفِيْهِ وَلَا الْمُعْجَبِيْنَ بَدَلَ وَلَا بِالْمُتَعَمِّقِيْنَ وَزَادَ فِيْ اُخْرٰى اِنَّهُمْ يَا عَلِيُّ فِيْ اُمَّتِيْ اَقَلُّ مِنَ الْكِبْرِيْتِ الْاَحْمَرِ - وَعَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ الْبُدَلَاءُ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ بِالشَّامِ وَثَمَانِيَةَ عَشَرَ بِالْعِرَاقِ كُلَّمَا مَاتَ مِنْهُمْ وَاحِدٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَكَانَهٗ اٰخَرُ فَاِذَا الْاَمْرُ قُبِضُوْا كُلُّهُمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ - رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمَذِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ اَيْضًا مَرْفُوْعًا اَنَّ الْاَبْدَالَ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا وَاَرْبَعُوْنَ اِمْرَاَةً كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ رَجُلًا فَكُلَّمَا مَاتَتْ اِمْرَاَةٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهَا اِمْرَاَةً - اَخْرَجَهُ الدَّيْلَمِيُّ فِيْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّ بُدَلَاءَ اُمَّتِيْ لَمْ يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِكَثْرَةِ صَلَاتِهِمْ وَلَا صِيَامِهِمْ وَلٰكِنْ دَخَلُوْا بِسَلَامَةِ صُدُوْرِهِمْ وَسَخَاوَةِ اَنْفُسِهِمْ - اَخْرَجَهُ اِبْنُ عَدِيٍّ وَالْخَلَالُ زَادَ فِيْ آخِرِهٖ وَالنُّصْحِ الْمُسْلِمِيْنَ - وَفِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى بِاِسْنَادِ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَخْلُو الْاَرْضُ مِنْ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا مِثْلَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ فِيْهِمْ يُسْقَوْنَ وَيُنْصَرُوْنَ مَامَاتَ مِنْهُمْ اَحَدًا اَبْدَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَكَانَهٗ اٰخَرَ قَالَ قَتَادَةُ لَسْنَا نَشُكُّ اَنَّ الْحَسَنَ مِنْهُمْ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاخَلَتِ الْاَرْضُ مِنْ بَعْدِ نُوْحٍ علیہ السلام مِنْ سَبْعَةٍ يَدْفَعُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِمْ عَنْ اَهْلِ الْاَرْضِ - وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خِيَارُ اُمَّتِيْ فِيْ كُلِّ قَرْنٍ خَمْسُ مِاَةٍ وَالْاَبْدَالُ اَرْبَعُوْنَ فَلَا الْخَمْسُ مِاَةٌ يَنْقُصُوْنَ وَلَا الْاَرْبَعُوْنَ كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مِنَ الْخَمْسِ مِاَةٍ مَكَانَهٗ وَاَدْخَلَ مِنَ الْاَرْبَعِيْنَ مَكَانَهٗ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنَا عَلٰى

اَعْمَالِهِمْ قَالَ يَعْفُوْنَ عَمَّنْ ظَلَمَهُمْ وَيُحْسِنُوْنَ اِلٰى مَنْ اَسَاءَ اِلَيْهِمْ وَيَتَوَاسَوْنَ فِيْمَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ - اَخْرَجَهُ اَبُوْنُعَيْمٍ وَغَيْرُهٗ - وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ مَرْفُوْعًا لِكُلِّ قَرْنٍ مِنْ اُمَّتِيْ سَابِقُوْنَ ، رَوَاهُ اَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ وَالْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ - وَعَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الْخَلْقِ ثَلَاثَمِائَةٌ قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ آدَمَ وَلِلّٰهِ فِي الْخَلْقِ اَرْبَعُوْنَ قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ اِبْرَاهِيْمَ وَلِلّٰهِ فِي الْخَلْقِ خَمْسَةٌ قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ جِبْرَائِيْلَ وَلِلّٰهِ فِي الْخَلْقِ ثَلٰثَةٌ قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ مِيْكَائِيْلَ وَلِلّٰهِ فِي الْخَلْقِ وَاحِدٌ قَلْبُهٗ عَلٰى قَلْبِ اِسْرَافِيْلَ فَاِذَا مَاتَ الْوَاحِدُ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ مِنَ الثَّلَاثَةِ وَاِذَا مَاتَ مِنَ الثَّلَاثَةِ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ مِنَ الْخَمْسَةِ وَاِذَا مَاتَ مِنَ الْخَمْسَةِ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ مِنَ السَّبْعَةِ وَاِذَا مَاتَ مِنَ السَّبْعَةِ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ مِنَ الْاَرْبَعِيْنَ وَاِذَا مَاتَ مِنَ الْاَرْبَعِيْنَ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ مِنَ الثَّلَاثِمِائَةِ وَاِذَا مَاتَ مِنْ ثَلَاثِمِائَةٍ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ مِنَ الْعَامَّةِ فَبِهِمْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُنْبِتُ وَيُمْطِرُ وَيُدْفَعُ الْبَلَاءُ قِيْلَ لِاِبْنِ مَسْعُوْدٍ كَيْفَ بِهِمْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ قَالَ لِاَنَّهُمْ يَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى اِكْثَارَ الْاُمَمِ فَيَكْثُرُوْنَ وَيَدْعُوْنَ عَلَى الْجَبَابِرَةِ فَيُقْصَمُوْنَ وَيَسْتَسْقُوْنَ وَيُسْقَوْنَ وَيَسْاَلُوْنَ فَتُنْبِتُ لَهُمُ الْاَرْضُ وَيَدْعُوْنَ فَيُدْفَعُ بِهِمْ اَنْوَاعُ الْبَلَاءِ - اَخْرَجَهُ اِبْنُ عَسَاكِرَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اہل شام کو گالی مت دو کہ ان میں ابدال ہیں۔ اس حدیث کو طبرانی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ انہیں سے ایک موقوف روایت ہے۔ اس ملک کے ظالموں کو گالی دو۔ ایک روایت ان سے مروی ہے کہ ان کے ساتھ حسد نہ کرو۔ کہ ان میں ابدال ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ابدال شام میں ہیں، نجباء کوفہ میں ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے۔ یاد رکھو! اوتاد کوفہ میں ہیں۔ اور

ابدال اہل شام سے ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ نجباء مصر میں ہیں اور اخیار اہل عراق ہیں اور قطب یمن سے ہیں اور ابدال شام سے اور وہ قلیل تعداد ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے ان سے روایت کیا ہے۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے کہ: ابدال شام سے ہیں' اور وہ چالیس مرد ہیں۔ جب ان میں سے کوئی مرد وفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مرتبہ پر کسی اور مرد کو ابدال رکھ دیتا ہے۔ انہیں کی برکت سے بارانِ رحمت سے سیراب ہوتے ہیں اور ان کی نصرت سے دشمنوں پر کامرانی دی جاتی ہے۔ اور ان کی وجہ سے اہل شام سے عذاب دفع کیا جاتا ہے۔ ابن ابی دنیا نے ان سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ابدال کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ ساٹھ مرد ہیں۔ میں نے درخواست کی یا رسول اللہ! مجھے بھی ان میں شامل فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: وہ قول و فعل میں انتہا پسند نہیں ہیں' وہ بدعت میں مبتلا ہونے والے نہیں اور وہ امور میں شدت پسند نہیں ہیں' انہوں نے جو مرتبہ پایا ہے وہ روزے' نماز اور صدقے کی کثرت سے نہیں پایا بلکہ نفوس کی سخاء و کرم' سلامتی قلب اور اپنے ائمہ و حاکموں کے خیر خواہی و اخلاص سے پایا ہے۔

خلال نے کرامات اولیا میں یہ لفظ روایت کیا ہے لا المعجبین بحائے لا بالمتعمقین (معنی میں کوئی فرق نہیں روایت الفاظ میں فرق ہے)۔

دوسری روایت میں ہے کہ کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''اے علی! میری امت میں وہ سونے سے بھی کم ہیں''۔

نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابدال چالیس مرد ہیں۔ بائیس شام میں ہیں اور اٹھارہ عراق میں ہیں۔ جب ان میں سے کوئی ایک وفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مرتبے پر کسی دوسرے شخص کو بدل دیتا ہے۔ جب ہی معاملہ یہ ہو جائے کہ وہ سب فوت

کر دیئے جائیں گے تو اس وقت قیامت برپا ہو جائے گی۔ اس روایت کو حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔ مزید ان سے مرفوع روایت ہے کہ فرمایا کہ چالیس مرد اور چالیس عورتیں ابدال ہیں۔ جب ان میں سے کوئی مرد وفات پا جاتا ہے تو اس کی بجائے اللہ تعالیٰ اس مرتبہ پر کسی مرد کو فائز کرتے ہیں۔ جب کوئی ابدال عورتوں میں سے کوئی عورت وفات پا جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس مرتبے پر کسی عورت کو فائز کرتے ہیں۔ اس روایت کو دیلمی نے مسند الفردوس میں نقل کیا ہے۔ ان سے مروی ایک اور روایت میں ہے: آپ نے فرمایا کہ؛ میری امت کے ابدال جنت میں نماز اور روزے کی کثرت کے سبب سے داخل نہیں ہوں گے بلکہ وہ اپنے قلوب کی سلامتی اور اپنے نفوس کے سخا اور کرم سے جنت میں جائیں گے۔ اس روایت کو ابن عدی اور خلال نے نقل کیا ہے۔ اس کے اخیر میں زیادہ کیا ہے۔ والنصح للمسلمین۔ یعنی مسلمانوں کی خیر خواہی۔ ایک اور روایت میں حضرت انس ؓ کی سند سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمین ایسے چالیس مردوں سے خالی نہیں ہوگی جو خلیل الرحمٰن کی مثل ہوں گے۔ ان کی برکت سے بارانِ رحمت سے سیرابی نصیب ہو گی۔ اور ان کی نصرت سے فتح یاب ہوں گے۔ جب کوئی ان میں سے وفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے مرتبہ پر کسی اور کو بدل دیتا ہے۔ حضرت قتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں قطعاً شک نہیں کہ حضرت حسن بصری ؓ ابدال ہیں۔ حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد زمین سات نفوس قدسیہ سے خالی نہیں ہوتی۔ جن کی بدولت اہلِ ارض بلاؤں اور عذاب سے محفوظ رہتے ہیں۔

ابن عمر ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے اخیار ہر دور میں پانچ سو افراد ہیں۔ ابدال چالیس افراد ہیں۔ پانچ سو کی تعداد کبھی کم نہیں ہوتی اور نہ ہی چالیس کی تعداد کم ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص چالیس میں سے وفات پا جاتا ہے تو اللہ

تعالیٰ پانچ سو سے اس کے مرتبہ پر فائز کر دیتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی ان میں وفات پا جاتا ہے تو چالیس میں سے ان کے مرتبہ پر فائز کرتے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں اُن کے اعمال کے بارے میں بتائیں۔ آپ نے فرمایا: کہ وہ نفوس قدسیہ اپنے اوپر ظلم کو معاف کرتے ہیں اور جو ان پر برائی مسلط کرے ان کو بھلائی سے بدلہ دیتے ہیں۔ جو کچھ ان کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس میں ہمدردی کرتے ہیں۔ اس روایت کو ابو نُعیم نے روایت کیا ہے۔ انہیں سے مرفوع روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے ہر دور میں سابقون کا گروہ ہے۔ اس کو حلیہ میں ابو نُعیم نے اور حکیم ترمذی نے نقل کیا ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مخلوق میں تین سو نفوس قدسیہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں جن کے قلوب آدم علیہ السلام کے قلب پر ہیں اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے لئے چالیس نفوس قدسیہ مخصوص ہیں جن کے قلوب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب پر ہیں۔ مخلوق میں پانچ نفوس قدسیہ ہیں جن کے قلوب حضرت جبریل علیہ السلام کے قلب پر ہیں۔ مخلوق میں تین نفوس قدسیہ ہیں جن کے قلوب حضرت میکائیل علیہ السلام کے قلب پر ہیں۔ مخلوق میں ایک نفس قدسیہ ہے جس کا قلب حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب پر ہے۔ جب ایک وفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مرتبہ پر ان تین سو میں سے کسی ایک کو فائز کرتا ہے۔ جب کوئی تین میں سے کوئی ایک وفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مرتبہ پر ان پانچ سے ایک کو فائز کر دیتا ہے۔ جب کوئی ان پانچ میں سے وفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مرتبہ پر اُن سات میں سے کسی ایک کو فائز کر دیتا ہے جب کوئی سات میں سے وفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان چالیس میں سے اس کے مرتبہ پر فائز کر دیتا ہے۔ جب کوئی ان چالیس میں سے وفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان تین سو میں سے اس کے مرتبہ پر فائز کر دیتا ہے۔ جب کوئی ان تین سو سے وفات پا جاتا ہے تو اس کے مرتبہ پر عام لوگوں

میں سے کسی خوش بخت کو فائز کر دیتا ہے۔ ان کی برکت سے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ نباتات اُگاتا ہے۔ اور باران رحمت دیتا ہے۔ بلائیں اور مصیبتیں ٹالتا ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا ان کی برکت سے کیسے زندہ کرتا اور مارتا ہے؟ جواب فرمایا کہ وہ نفوس قدسیہ اللہ تعالیٰ سے قوموں کی کثرت کے لئے استدعا کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان میں کثرت پیدا کر دیتا ہے۔ وہ جابر و ظالم لوگوں کو بددعا کرتے ہیں۔ تو وہ نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ وہ باران رحمت مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو سیراب کر دیتا ہے۔ وہ بارگاہ الوہیت دستِ دعا اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین مخلوق کے لئے رزق اگاتی ہے۔ وہ دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مخلوق سے بلاؤں اور مصیبتوں کو ٹال دیتا ہے۔ اس روایت کو ابن عساکر نے نقل کیا ہے۔

قولِ علماء

وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ عليه السلام اَنَّ اَحَدًا عَلٰى قَلْبِهٖ اِذْلَمْ يَخْلُقِ اللّٰهُ فِيْ عَالَمِ الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ اَعَزَّ وَاَشْرَفَ وَاَلْطَفَ مِنْ قَلْبِهٖ عليه السلام فَقُلُوْبُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْاَوْلِيَاءِ بِالْاِضَافَةِ اِلٰى قَلْبِهٖ كَاِضَافَةِ سَائِرِ الْكَوَاكِبِ اِلٰى اِضَاءَةِ الشَّمْسِ وَلَعَلَّ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ مَظْهَرُ الْحَقِّ لِجَمِيْعِ صِفَاتِهٖ بِخِلَافِ غَيْرِهٖ فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ مَظْهَرًا لِبَعْضِ صِفَاتِهٖ فِيْ ضَوْءِ تَجَلِّيَاتِهٖ عَلٰى مَكْنُوْنَاتِ مَكْنُوْنَاتِهٖ وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ عليه السلام ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَهُوَ مِنَ الْاَبْدَالِ الَّذِيْنَ بِهِمْ قِوَامُ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اَلرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ وَالصَّبْرُ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ وَالْغَضَبُ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ فِيْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ -وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ عَلَيَّ مِنْ هٰذَا الْبَابِ السَّاعَةَ رَجُلٌ مِنْ اَحَدِ السَّبْعَةِ الَّذِيْنَ يَدْفَعُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ اَهْلِ الْاَرْضِ بِهِمْ فَاِذَا حَبَشِيٌّ قَدْ طَلَعَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ اَقْرَعُ اَجْدَعُ عَلٰى

رَاسِہٖ جَرَّةٌ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبَا هُرَيْرَةَ هُوَ هٰذَا وَ قَالَ ﷺ ثَلَاثَةَ مَرَّاتٍ مَرْحَبًا بِيَسَارٍ وَكَانَ يَرُشُّ الْمَسْجِدَ وَ يَكْنُسُهٗ، وَكَانَ غُلَامًا لِلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ذَكَرَهُ الْخَلَالُ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كَانُوْا اَوْتَادَ الْاَرْضِ فَلَمَّا انْقَطَعَتِ النُّبُوَّةُ اَبْدَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَكَانَهُمْ قَوْمًا مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ يُقَالُ لَهُمُ الْاَبْدَالُ لَمْ يُفَضِّلُوا النَّاسَ بِكَثْرَةِ صَوْمٍ وَلَا صَلٰوةٍ وَلَا تَسْبِيْحٍ وَلٰكِنْ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَبِصِدْقِ الْوَرْعِ وَ حُسْنِ النِّيَّةِ وَسَلَامَةِ قُلُوْبِهِمْ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالنَّصِيْحَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِىُّ فِىْ نَوَادِرِ الْاُصُوْلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ خَمِيْسٍ يَرْفَعُهٗ، عَلَامَةُ الْاَبْدَالِ اُمَّتِىْ لَايَلْعَنُوْنَ شَيْئًا رَوَاهُ ابْنُ اَبِى الدُّنْيَا فِىْ كِتَابِ الْاَوْلِيَاءِ- وَعَنِ الْكَتَانِىْ يَقُوْلُ النُّقَبَاءُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَالنُّجَبَاءُ سَبْعُوْنَ وَالْبُدَلَاءُ اَرْبَعُوْنَ وَالْاَخْيَارُ سَبْعَةٌ الْعَمَدُ اَرْبَعَةٌ وَالْغَوْثُ وَاحِدٌ مَسْكَنُ النُّقَبَاءِ الْمَغْرِبُ وَمَسْكَنُ النُّجَبَاءِ مِصْرُ وَمَسْكَنُ الْاَبْدَالِ الشَّامُ وَالْاَخْيَارُ سَيَّاحُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَالْعَمَدُ فِىْ زَوَايَا الْاَرْضِ وَمَسْكِنُ الْغَوْثِ مَكَّةُ وَاِذَا عَرَضَتِ الْحَاجَةُ مِنْ اَمْرِ الْعَامَةِ اِبْتَهَلَ فِيْهَا النُّقَبَاءُ ثُمَّ النُّجَبَاءُ ثُمَّ الْاَبْدَالُ ثُمَّ الْاَخْيَارُ ثُمَّ الْعَمَدُ فَاِنْ اُجِيْبُوْا وَاِلَّا اِبْتَهَلَ الْغَوْثُ فَلَا تَتِمُّ مَسْئَلَتُهٗ، حَتّٰى تُجَابُ دَعْوَتُهٗ،- وَاَخْرَجَ اَبُوْنُعَيْمٍ فِى الْحِلْيَةِ عَنْ اَبِىْ يَزِيْدِ الْبُسْطَامِىْ اَنَّهٗ، قِيْلَ لَهٗ، اِنَّكَ مِنَ الْاَبْدَالِ السَّبْعَةِ الَّذِيْنَ هُمْ اَوْتَادُ الْاَرْضِ فَقَالَ اِنَّا كُلُّ السَّبْعَةِ يَعْنِىْ اَنَا مَدَارُهُمْ عَلَىَّ وَرُجُوْعُهُمْ اِلَىَّ فَاِنَّهٗ، كَانَ الْقُطُبُ وَاَخْرَجَ اَبُو الشَّيْخِ اَبُوْ نَصْرِ الْمُقَدَّسِىْ فِىْ كِتَابِ الْحُجَّةِ عَلٰى تَارِكِ الْمَحَجَّةِ بِسَنَدِهٖ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلِ اَنَّهٗ، قِيْلَ لَهٗ، هَلْ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِى الْاَرْضِ اَبْدَالٌ؟ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَنْ هُمْ قَالَ اِنْ لَمْ يَكُنْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ هُمُ الْاَبْدَالُ فَمَا اَعْرِفُ لِلّٰهِ اَبْدَالًا- وَقَالَ سَهْلُ بْنُ

عَبْدِاللّٰهِ صَارَتِ الْاَبْدَالُ اَبْدَالًا بِاَرْبَعَةٍ قِلَّةِ الْكَلَامِ وَقِلَّةِ الطَّعَامِ وَقِلَّةِ الْمَنَامِ وَعُزْلَةِ الْاَنَامِ- وَاَخْرَجَ اَبُوْنُعَيْمٍ فِى الْحِلْيَةِ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْحٰرِثِ اَنَّهٗ، سُئِلَ عَنِ التَّوَكُّلِ فَقَالَ اِضْطِرَابٌ بِلَا سُكُوْنٍ رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ بِجَوَارِحِهٖ وَ قَلْبُهٗ، سَاكِنٌ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى لَا اِلٰى عَمَلِهٖ وَسُكُوْنٌ بِلَا اِضْطِرَابٍ رَجُلٌ سَاكِنٌ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِلَا حَرَكَةٍ وَهٰذَا عَزِيْزٌ وَهُوَ مِنْ صِفَاتِ الْاَبْدَالِ- وَاَخْرَجَ عَنْ مَعْرُوْفِ الْكَرْخِىْ قَالَ مَنْ قَالَ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ كُتِبَ مِنَ الْاَبْدَالِ- وَاَخْرَجَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الْبَاجِىْ اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا اَبْدَالًا فَاَحِبُّوْا مَاشَاءَ اللّٰهُ وَمَنْ اَحَبَّ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَنْزِلْ بِهٖ مِنَ اللّٰهِ مَقَادِيْرُ شَىْءٍ اِلَّا اَحَبَّهٗ،-

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نہیں فرمایا لہ ان احداً علی قلبہ یعنی ''کسی کو (نبی کریم ﷺ کے قلب پر) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے عالم خلق اور امر میں'' نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ عزت' شرف اور لطیف ترین قلب والے ہی مخلوق فرمایا ہے۔ (ﷺ)

لہٰذا انبیاء' ملائکہ اور اولیاء کرام کے قلوب کی سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب کی نسبت ایسے ہے جیسے تمام کواکب کی آفتاب جہاں تاب کی تابانی سے نسبت ہے۔ شاید ایسے ہے کہ بدوں ماسوا کے آپ ﷺ اپنی تمام صفات کے ساتھ حق تعالیٰ کے مظہر ہیں۔ آپ ہی اپنی بعض صفات سے کائنات کی تکوین پر اپنی تجلیات کی ضوء میں جلوہ ریز ہیں۔

حضرت معاذ بن جبل ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تین خصلتیں جن میں ہیں وہ شخص ابدال میں سے ہے۔ جن کی وجہ سے دنیا قائم ہے۔ اور اس کے اہل اللہ تعالیٰ کی قضاء پر راضی ہیں' اللہ تعالیٰ کے محارم سے باز رہنا اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر غصہ کرنا۔ اس روایت کو دیلمی نے مسند الفردوس میں نقل کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ

سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے ارشاد فرمایا اے ابوھریرہ ؓ ان سات مردوں میں سے ایک ابھی ابھی اس دروازے سے میرے پاس آیا ہے جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ اہل ارض سے مصیبتیں ٹالتا ہے۔ اچانک ایک حبشی اسی دروازے سے نمودار ہوا۔ وہ شخص گنجا' اور عیب دار ناک والا تھا۔ اس کے سر پر پانی کا گھڑا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوھریرہ ؓ! وہ یہی شخص ہے اور رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یسار کو مرحبا فرمایا۔ وہ مسجد کو پانی چھڑکتے اور اس کو جھاڑو دیتے اور وہ مغیرہ بن شعبہ کے غلام تھے۔ اس روایت کو خلال نے نقل کیا ہے۔ حضرت ابودرداء سے روایت ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ انبیاء کرام علیہم السلام زمین کے اوتاد (میخیں) ہیں۔ جب نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا اللہ تعالیٰ نے ان کے بجائے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی امت سے ایک قوم ان کے بدل رکھے گا۔ ان کو ابدال کہا جاتا ہے۔ وہ نفوس قدسیہ روزے اور نماز کی کثرت اور تسبیح کہنے کی وجہ سے صاحب فضل و شرف نہ ہوں گے بلکہ حسن خلق، سچی پرہیزگاری، حُسنِ نیت' ان کے قلوب کی سلامتی تمام مسلمانوں کے بارے میں اور اللہ تعالیٰ کے لئے خیر خواہی کرنا۔ اس روایت کو حکیم ترمذی نے نوادار الاصول میں ذکر کیا ہے۔

بکر بن خمیس سے مرفوعاً مروی ہے فرمایا کہ: امت کے ابدال کی علامت ہے کہ وہ کسی شے کو لعنت نہیں کرتے۔ ابن ابی الدنیا نے کتاب الاولیاء میں ذکر کیا ہے۔ الکتانی سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں نقباء تین سو افراد ہیں' نجباء ستر افراد ہیں' ابدال چالیس افراد ہیں' اخیار سات ہیں' عمد چار ہیں اور غوث ایک شخص ہے۔ نقباء کی قیام گاہ مغرب ہے' نجباء کی قیام گاہ مُصر ہے' ابدال کی قیام گاہ شام ہے' اخیار روئے زمین میں سیاح ہیں۔ عمد زمین کے کونوں میں قیام پذیر ہیں اور غوث کی قیام گاہ مکہ مکرمہ ہے۔

جب عام لوگوں کو کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے تو نقباء پھر نجباء' پھر ابدال' پھر اخیار' پھر عمد بارگاہ الٰہی میں یکے بعد دیگرے التجاء و مناجات کرتے ہیں۔ اگر ان کی مناجات مقبول ہو جائے تو فبہا' ورنہ غوث مناجات کرتا ہے۔ جہاں تک ان کی التجاء و مناجات پوری نہیں ہوتی حتیٰ کہ اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔

ابونُعیم نے حلیہ میں حضرت ابو یزید بسطامی سے بیان کیا ہے کہ موصوف سے پوچھا گیا کہ آپ ان سات ابدال میں سے ہیں جو روئے زمین کے اوتاد ہیں۔ جواب دیا کہ میں سات کا کل ہوں۔ یعنی میں ہی ان کا مدار ہوں' میں ہی ان کا مرجع ہوں۔ وہی قطب تھے۔ ابوشیخ ابوالنصر مقدسی نے کتاب الحجة علی تارك المحجة میں احمد بن حنبل کی سند سے نقل کیا ہے۔ ہاں۔ پوچھا گیا وہ لوگ کون ہیں؟ جواب دیا کہ اصحاب حدیث کیوں نہ ہوں' وہ ابدال ہیں۔ یعنی ان کے ہوتے ہوئے کوئی اور اللہ کے ابدال میں نہیں ہوتا۔ سہل بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ابدال چار خصلتوں سے بنتا ہے۔ قلت کلام' قلت طعام' قلت منام اور لوگوں سے خلوت۔ ابونُعیم حلیہ میں بشر بن حارث سے روایت نقل کی ہے۔ ان سے توکل کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: بے تابی بغیر سکون' مرد اپنے اعضاء سے بے چین' اس کا قلب اللہ کی طرف سکون پذیر' بدون حرکت' وہ عزیز وہ ابدال کی صفات سے ہے۔ معروف کرخی سے نقل کیا۔ فرمایا: جس نے ہر روز دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے تو اسے ابدال میں لکھ دیا جائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں: اللهم اصلح امة محمد ﷺ' فرج عن امة محمد ﷺ' اللهم ارحم امة محمد ﷺ''۔ عبداللہ باجی سے نقل کیا ہے۔ اگر تم چاہو کہ تم ابدال بن جاؤ۔ تو اللہ تعالیٰ کی مشیت کو پسند کرو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی مشیت کو پسند کرتا ہے تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی شے کی مقادیر اس کی پسند کے مطابق ہی اترتی ہیں۔

[۲۴]

ثُمَّ اِعْلَمْ اَنَّ الْبَغَوِیْ اَخْرَجَ فِیْ تَفْسِیْرِ سُوْرَةِ شُوْرٰی۔ عَنْ اَنَسْ بِنْ مَالِكْ عَنِ النَّبِیِّ علیہ السلام عَنْ جِبْرَائِیْلَ عَنِ اللّٰهِ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَ جَلَّ مَنْ اَهَانَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَةِ وَاِنِّیْ لَاَسْرَعُ شَیْءٍ اِلٰی نُصْرَةِ اَوْلِیَائِیْ وَاِنِّیْ لَاَغْضَبُ لِاَوْلِیَائِیْ كَمَا یَغْضِبُ اللَّیْثُ الْحَرِوِیُّ الْغَضْبَانُ وَمَا تَقَرَّبَ اِلٰی عَبْدِیْ الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ فُرِضَتْ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِی الْمُؤْمِنُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّه، فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ، كُنْتُ لَه، سَمْعًا وَبَصَرًا وَیَدًا وَ مُؤَیِّدًا اِنْ دَعَانِیْ اَجَبْتُه، وَاَنْ اَعْطَیْتُه، وَمَا تَرَدَّدْتُ فِیْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُه، تَرَدُّدِیْ فِیْ قَبْضِ رُوْحِ عَبْدِی الْمُؤْمِنِ یَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَكْرَهُ اَسَاءَتَه، فَلَا بُدَّلَه، مِنْهُ وَاِنَّ مِنْ عِبَادِی الْمُؤْمِنِیْنَ لِمَنْ یَسْئَلُوْنِیَ الْبَابَ مِنَ الْعِبَادِ خَائِفُه، عَنْهُ اَنْ لَا یَدْخُلُه، عُجْبٌ فَیُفْسِدُه، ذَالِكَ وَاِنَّ مِنْ عِبَادِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِمَنْ لَا یَصْلِحُ اِیْمَانُه، اِلَّا الْفَقْرُ وَلَوْ اَغْنَیْتُه، لَاَفْسَدَه، ذَالِكَ وَاِنْ مِنْ عِبَادِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِمَنْ لَا یَصْلِحُ اِیْمَانُه، اِلَّا الصِّحَّةُ وَلَوْ اَسْقَمْتُه، لَاَفْسَدَه، ذٰلِكَ وَاِنَّ مِنْ عِبَادِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِمَنْ لَا یَصْلِحُ اِیْمَانُه، اِلَّا السَّقَمُ وَلَوْ اَصْحَتُه، لَاَفْسَدَه، ذٰلِكَ اِنِّیْ اُدَبِّرُ عِبَادِیْ بِعِلْمِیْ بِقُلُوْبِهِمْ اِنِّیْ عَلَیْهِمْ خَبِیْرٌ۔

جان لو کہ امام بغوی نے سورۃ شوریٰ کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ حضرت انس بن مالک نے نبی کریم ﷺ سے آپ نے جبریل علیہ السلام سے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے بیان کیا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے جس شخص نے میرے ولی کی اہانت کی اس نے مجھے جنگ کی دعوت دی۔ میں اپنے اولیاء کی نصرت میں بہت جلدی کرتا ہوں۔ میں اپنے اولیاء کے لئے بہت غضبناک ہوتا ہوں جس طرح غضبناک شوریدہ سر شیر ناراض ہوتا ہے جو میرا مومن بندہ اپنے فرائض مقررہ کے مثل سے میرا اقرب چاہتا ہے اور وہ میرا مومن بندہ ہمیشہ میرا اقرب

نوافل سے حاصل کرتا رہتا ہے حتٰی کہ میں اسے محبوب بنالیتا ہوں۔ پھر جب میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں میں اس کی سمع، بصر، ہاتھ اور مددگار ہوجاتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے دعا مانگتا ہے تو اس کی دعا قبول کرلیتا ہوں اور میں اس کو دیتا ہوں۔ میں کسی شے میں تردد نہیں کرتا۔ میں اس کو کر گذرتا ہوں۔ میرا تردد اپنے بندے کے روح قبض کرنے میں ہوتا ہے جو موت کو پسند نہیں کرتا۔ میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔ اس سے جو اس کے لئے ضروری ہے اور میرے مومن بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو مجھ سے عبادت میں توفیق مانگتے ہیں، میں اس سے خائف ہوں کہ وہ عُجب و تکبر میں مبتلا نہ ہوجائے تاکہ اسے فساد میں ڈال دے۔ اور میرے مومن بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں جن کو ان کا ایمان فقر ہی دیتا ہے اور اگر میں اسے غنی کردوں تو وہ اسے فساد میں ڈال دے گا۔ اور میرے مومن بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں جن کو ان کا ایمان صحت ہی دیتا ہے۔ اگر میں اسے بیمار کردوں تو وہ اسے فساد میں ڈال دے گا۔ اور میرے مومن بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں جن کو ان کا ایمان بیماری ہی دیتا ہے اگر میں اسے صحت دے دوں تو وہ اسے فساد میں ڈال دے گی۔ میں اپنے علم سے ان کے دلوں کے مطابق اپنے بندوں کی تدبیر کرتا ہوں۔ یقیناً میں علیم و خبیر ہوں۔

[۲۵]

وَقَدْ اَخْرَجَه، اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا فِیْ كِتَابِ الْاَوْلِیَاءِ عَنْ اَنَسٍ اَیْضًا بِطُوْلِهٖ وَلَفْظِهٖ وَیُقَوِّیْهِ مَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیْ فِیْ صَحِیْحِهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ علیہ السلام قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُه، بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدٌ بِشَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمِمَّا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحَبُّه، فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ، كُنْتُ سَمْعُهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرُهُ الَّذِیْ یَبْصُرُ بِهٖ وَیَدُهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلُهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَلَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّه،

وَلَئِنْ اَسْتَعَاذَنِی لَاُ عِیْذَنَّه، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُه، تَرَدُّدِی عَنْ نَفْسِ عَبْدِیَ الْمُوْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَکْرَهُ اَسَائَتَه، وَلَابُدَّلَه، مِنْهُ- وَقَدْ بَیَّنْتُ مَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ فِیْ شَرْحِ الْمِشْکٰوةِ وَالْاَرْبَعِیْنَ وَاِلَیْهِ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ-

ابن ابی الدنیا نے کتاب الاولیاء میں ذکر کیا ہے۔ حضرت انس ؓ سے اپنے طول اور لفظ سے مروی ہے۔ بخاری کی حدیث حضرت ابوھریرہ سے مروی اس کو تقویت دیتی ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس شخص نے میرے ولی سے عداوت کی میں اس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ کوئی بندہ کسی شے سے میرا قرب چاہتا ہے' میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنے فرض عبادت سے قرب حاصل کرے اور میرا بندہ نوافل سے ہمیشہ قرب حاصل کرتا ہے۔ حتیٰ کہ میں اسے محبت کرتا ہوں۔ جب میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کی سماعت ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی بصارت ہوجاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے۔ میں اس کا ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے میں اسے ضرور دیتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ میں کسی شے سے متردد نہیں ہوا میں اسے کرگذرتا ہوں۔ میرا تردد میرے مومن بندے کی ذات کے بارے ہوتا ہے۔ جب وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ میں اس برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔ حالانکہ وہ اس کے لئے ضروری ہے۔ میں نے اس حدیث کا مفہوم شرح مشکوٰۃ اور اربعین میں بیان کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات توفیق دینے والی اور مددگار ہے۔

خلاصہ کلام:

ثُمَّ اِعْلَمْ اَنَّ مَا اشْتَهَرَ عَلَی اَلْسِنَةِ الْعَامَةِ مِنْ اَنَّ اُوَیْسًا قَلَعَ جَمِیْعَ اَسْنَانِه لِشِدَّةِ اَحْزَانِه حِیْنَ سَمِعَ اَنَّ سِنَّ النَّبِیِّ ﷺ اُصِیْبَ یَوْمَ اُحُدٍ وَلَمْ نَعْرِفْ نُصُوْصَ اَیِّ

سِنٍ کَانَ بِوَجْهٍ مُعْتَمَدٍ لَا اَصْلَ لَه، عِنْدَ الْعُلَمَاءِ مَعَ اَنَّه، مُخَالِفُ الشَّرِیْعَةِ الْغَرَّاءِ وَلِذَا لَمْ یَفْعَلْهُ اَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ الْکُبَرَاءِ عَلٰی اَنْ فَعَلَ هٰذَا عَبَثٌ لَایَصْدُرُ اِلَّا عَنِ السُّفَهَاءِ- وَکَذَا لَا تَثْبُتُ نِسْبَةُ الْخِرْقَةِ النَّبَوِیَّةِ اِلَیْهِ وَمِنْ جِهَةٍ اِلٰی بَعْضِ الْمَشَائِخِ بِمَا یُعْتَمَدُ اِلَیْهِ وَکَذَا تَلْقِیْنُ الذِّکْرِ الْخَفِیِّ اَوِ الْجَلِیِّ وَنِسْبَتُه، اِلَی النَّبِیِّ ﷺ مِنْ طَرِیْقِ اَبِیْ بَکْرٍ اَوْعُمَرَ لَایَصِحُّ هٰذَا الْخَبَرُ بِالْحَدِیْثِ وِالسِّیَرِ بَلْ لَا یَثْبُتُ بَیْنَ عَلِیٍّ وَالْحَسَنِ الْبَصَرِیْ مَادَةَ الْاِجْتِمَاعِ فِیْ عَصْرٍ وَاحِدٍ بِالْاِجْمَاعِ- فَکَذَا طَرِیْقُ الْمُصَافَحَةِ الْخَاصَّةِ الْمُسَلْسَلَةِ عَلٰی مَایَدَّعِیْهِ بَعْضٌ فِی السِّلْسِلَةِ وَجَعَلُوْهُ لِلْعَامَةِ مَادَةَ الْمَشْغَلَةِ لَیْسَ لَه، نِسْبَةٌ مُتَّصِلَةٌ فَعَلَیْکَ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَمَادَرَجَ عَلَیْهِ الْاَئِمَّةُ مِنَ الدِّیْنِ فِی الدُّنْیَا وَالرَّغْبَةُ فِی الْعُقْبٰی وَالْاِقْبَالُ عَلَی الْمَقْصُوْدِ الْاَسْنٰی مِنَ الْحَضُوْرِ مَعَ الْمَوْلٰی-

رَزَقَ اللهُ تَعَالٰی لِزِیَادَةٍ بِاللِّقَاءِ فِیْ مَقَامِ الْحُسْنٰی-

وَسَلَامٌ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

خلاصہ کلام:

خوب یاد رکھ لو! یہ جو لوگوں کی زبان پر عام ہے کہ حضرت اویس قرنی ؓ نے شدت غم میں مغلوب ہوکر اپنے تمام دانت توڑ ڈالے تھے۔ جب انہوں نے سنا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام یوم احد میں زخموں میں مبتلا ہوئے؛ ایسی کوئی نص نہیں جانتے جو یہ بتائے کہ کون سا دندان مبارک متاثر ہوا۔ ایسی کوئی معتمد اور قابل بھروسہ نص نہیں ہے۔ علماء کی نزدیک اس کی اصل موجود نہیں ہے۔ اس کے علاوہ یہ عمل شریعت مبارک کے بھی مخالف ہے۔ اس لئے کہ کبار صحابہ کرام میں سے کسی ایک نفس قدسیہ نے اس جیسا عبث اور غلط کام نہیں کیا۔ اس جیسا غلط کام نادانوں سے ہی سرزد ہوتا ہے۔

اسی طرح نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خرقہ طیبہ کی نسبت ان (اُویس) کی طرف بھی ثابت نہیں ہے۔ اور بعض مشائخ کی طرف ایسی نسبت نہیں ہے جس پر اعتماد کیا جائے۔ اسی طرح ذکر خفی اور جلی کی تلقین اور اس کی نسبت نبی کریم ﷺ کی طرف بطریق حضرت ابوبکر یا

حضرت عمر رضی اللہ عنہما یہ خبر حدیث اور سیرت سے صحیح نہیں ہے۔ اور حضرت علی ﷺ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ایک وقت میں بالا جماع درست اور ثابت نہیں ہے۔

اسی طریق مصافحہ خاص مسلسل جیسا کہ بعض سلسلہ کے لوگ دعوٰی کرتے ہیں اور عام لوگوں میں مشغلہ بن چکا ہے اس کی کوئی متصل نسبت نہیں ہے۔ آپ کو کتاب وسنت پر اور ایمہ دین نے جو دنیا میں اور عقبیٰ میں رغبت کے بارے میں درج کیا ہے اس پر عمل کریں۔ اعلیٰ مقصد کی طرف توجہ دیں اور اپنے مولا کے حضور رہیں۔

اللہ تعالیٰ مقام حسنٰی میں ملاقات میں اضافہ فرماوے۔

والسّلام علی عبده المرسلین، والحمد لله ربّ العالمین۔

تکمیل ترجمہ: ۱۴ مارچ ۲۰۱۳ء بروز جمعرات